مبرّة الآل والأصحاب

# اہل بیت اور صحابہ
# محبت اور قرابت

اہل بیت اور صحابہ کے خوشگوار باہمی
تعلقات کو بیان کرنے والے پوسٹر




جمع وترتیب
علی بن حمد تمیمی
نائب صدر مرکز البحوث والدراسات

ترجمہ
عبید اللہ بن مظفر الحسن
نظر ثانی
عبد الخالق محمد صادق

in side al al walashab.indd 1 1/9/18 2:41 PM



مبرّة الآل والأصحاب

# اہل بیت اور صحابہ
# محبت اور قرابت

اہل بیت اور صحابہ کے خوشگوار باہمی
تعلقات کو بیان کرنے والے پوسٹر


جمع وترتیب

علی بن حمد تمیمی

نائب صدر مرکز البحوث والدراسات

ترجمہ

عبید اللہ بن مظفر الحسن

نظر ثانی

عبد الخالق محمد صادق


in side al al walashab.indd 3 1/9/18 2:41 PM

in side al al walashab.indd 4 1/9/18 2:41 PM

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

بغیر کسی ردوبدل اور حذف واضافہ طباعت کے حقوق تمام محبانِ
اہل بیت اور محبانِ صحابہ کو حاصل ہیں، تبدیلی کی صورت میں
مرکز سے قلمی اجازت نامہ حاصل کرنا ضروری ہے

پہلا ایڈیشن

1439ھ -2018 م

مبرۃ الآل والأصحاب

ISBN : 978-99906-674-1-7

in side al al walashab.indd 5 1/9/18 2:41 PM

# مبرہ کا قیام اور اس کے مقاصد

مبرۃ الآل والأصحاب حکومت کویت کی جانب سے منظور شدہ ایک علمی اور تحقیقی ادارہ ہے، جس کا قیام 2005م عمل میں لایا گیا، اس کے چند اہم اہداف ومقاصد یہ ہیں:

1- پاکیزہ اہل بیت اور صحابہ کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کرنا

2- معاشرے میں شرعی علوم کو عام کرنا، اور خصوصا وہ علوم جن کا تعلق آل بیت اور صحابہ کی عبادات ومعاملات سے ہو.

3- آل بیت اور صحابہ کے عظیم کارناموں کو بیان کرنا، اور ان کی ان قربانیوں کاتذکرہ کرنا جو انھوں نےقرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرنے، مسلمانوں کا دفاع کرنے اور دین کی حفاظت کرنے میں پیش کی ہیں.

4- آلِ بیت اور صحابہ کے متعلق بعض مسلمان جن غلط فہمیوں کا شکارہیں ان کا ازالہ کرتے ہوئے مختلف جماعتوں کو ایک دوسرے سے قریب کرنا اور ملکی اتحاد کی فضا کو برقرار رکھنے کی کوشش کرنا.

# مقدمہ

تمام تعریف اس رب کیلئے ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے، وہی اکیلا گواہی کے لئے کافی ہے، درود وسلام ہو اس نبی رحمت پر جسے اس نے تمام انسانوں کی جانب بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا، اور سلامتی ہو آپ کی آل اور اصحاب پر اور ان نیک لوگوں پر جنہوں نے اپنے نبی کی سنت کو ہم تک پہونچایا.

یہ چوبیس پوسٹر اس بات کا ثبوت پیش کر رہے ہیں کہ آل بیت اور صحابہ باہم دوست اور رشتے دار تھے، اور وہ بعینہ اسی طرح تھے جس طرح اللہ تعالی نے قرآن میں ان کا نقشہ کھینچا ہے: "وہ آپس میں رحمدل تھے" (سورہ فتح آیت/۲۹)، سید الأنبیاء والمرسلین ﷺ کے ساتھ رہنے والے یہی صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) سب سے بہترین انسان تھے، ان کی خوبی یہ ہے کہ ان کی تربیت خود آپ ﷺ نے کی، اور نبی ﷺ کے ہاتھوں تربیت یافتہ یہ جماعت انسانیت کی معلم بن گئی.

اس کتاب میں ہم نے پچاس سے زائد ان رشتے داریوں کا ذکر کیا ہے جو آل بیت اور صحابہ کی پانچ یا چھ نسلوں میں برقرار رہیں، جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان کے باہمی تعلقات بڑے ہی خوشگوار تھے اور وہ آپس میں دوست اور ایک دوسرے سے محبت کرنے والے تھے.

پوسٹر کے ذریعے اختصار کے ساتھ بات بآسانی سمجھ میں آجاتی ہے اور دل ودماغ میں راسخ ہو جاتی ہے، اسی لئے مبرہ نے آل بیت اور صحابہ کے باہمی خوشگوار تعلقات کی وضاحت کیلئے اس طریقے کو اختیار کیا ہے.

یہاں ان چند امور کی جانب اشارہ ضروری ہے:

۱- ان ناموں اور رشتے داریوں کا ذکر شیعہ اور سنی دونوں فریق کی معتبر کتابوں میں موجود ہے.

۲- تاریخ، سوانح اور سیرت کی کتابوں میں شادیوں کا ذکر صرف بر سبیل تذکرہ ہی آتا ہے، اسی لئے ممکن ہے کہ ان کے درمیان اور بہت ساری رشتے داریاں قائم ہوئی ہوں لیکن ان کا تذکرہ یا تو ہمیں نہ ملا ہو یا سرے سے ہم تک پہونچا ہی نہ ہو.

۳- عرب معاشرے میں شادی اور سسرالی رشتے داری کو بڑی اہمیت حاصل تھی، وہ بس ان ہی کے ساتھ اپنی رشتے داری قائم کرتے جو شریف حسب اور نسب والے ہوتے، اسلام نے بھی اس چیز کو باقی رکھا، لیکن دینداری اور تقوی کو ترجیح کا معیار بنایا، لہذا بہترین جوڑے کا انتخاب قدیم اسلامی اصول ہے جو آج تک بدستور قائم ہے.

۴- صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ہر انسان اپنے جگر گوشوں کیلئے اچھے اور پسندیدہ نام کا انتخاب کرتا ہے، اور ساتھ ہی محبوب ہستیوں کے نام ہی اپنی اولاد کیلئے پسند کرتا ہے.

۵- بنو ہاشم صرف اسی کے ساتھ نکاح کرتے جو دین اور نسب میں ان کا کفو (مثل) ہوتا، اتنا ہی نہیں بلکہ غیر کفو سے نکاح کی صورت میں ہاشمی کے اس نکاح کو سربراہان فسخ کر دیا کرتے تھے، جس کی تاریخ میں کئی مثالیں موجود ہیں.

اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کے نفع کو عام کرے اور مسلمانوں کو حق پر اکٹھا کر دے.

in side al al walashab.indd 7 1/9/18 2:41 PM

آل بیت اور صحابہ
باہم رشتےدار اور دوست

# نبی کریم ﷺ
# اور خلفائے راشدین کے درمیان رشتےداریاں

مبرّة الآل والأصحاب

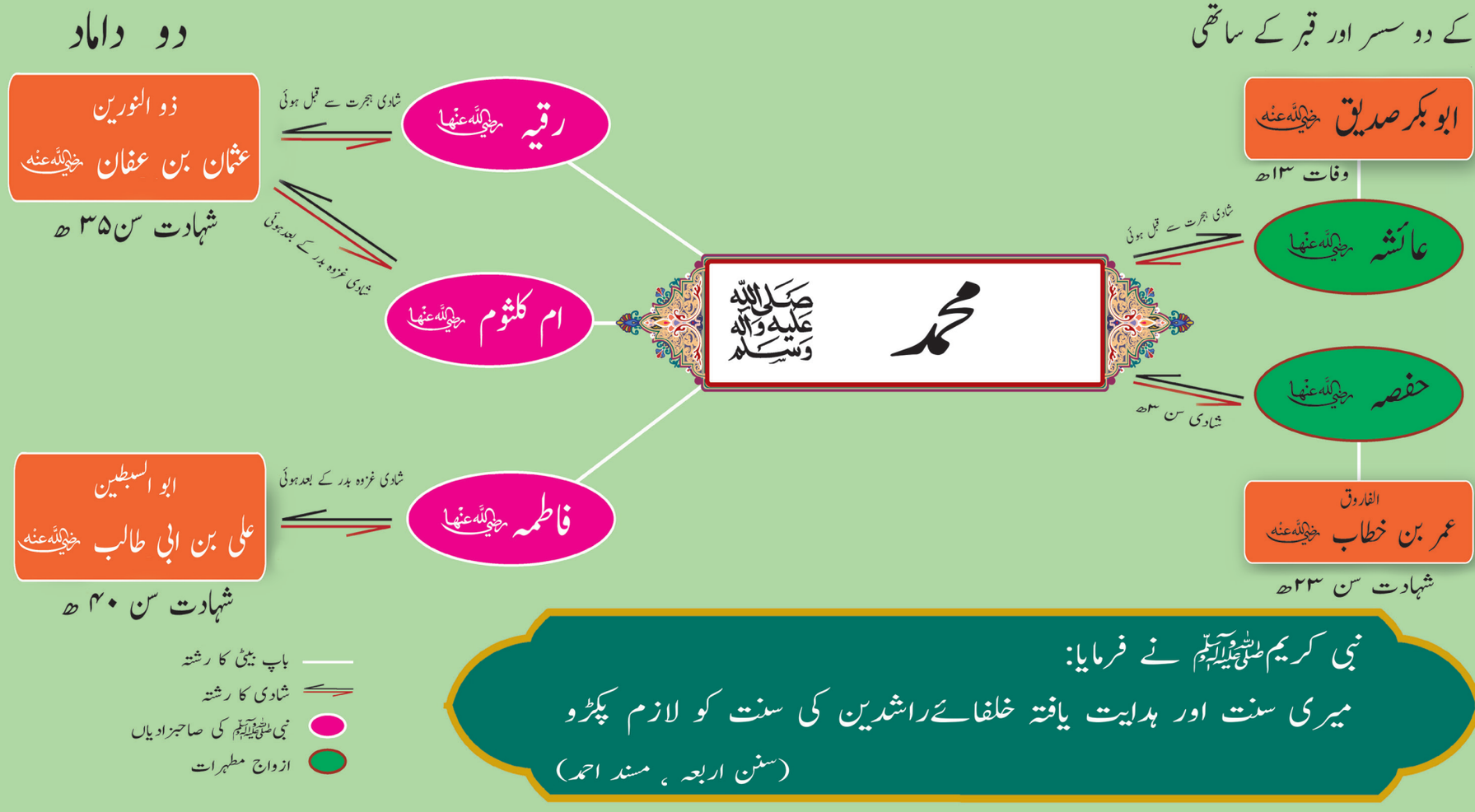


نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو

(سنن اربعہ ، مسند احمد)


فون:۲۵۶۰۲۰۳ – ۲۵۵۲۳۴۰ –فیکس:۲۵۶۰۳۴۶ پوسٹ بکس:۱۲۴۲۱ , الشامیہ-کوڈنمبر ۷۱۶۵۵ - کویت
www.almabarrah.net E-mail: almabarrah@gmail.com



1/9/18 2:42 PM
in side al walashab.indd 8

# پہلا پوسٹر

## نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کے درمیان رشتے داریاں

اس پوسٹر سے نبی کریم ﷺ اور چاروں خلفائے راشدین کے معاشرتی تعلقات کا پتہ چلتا ہے، سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی پیاری لخت جگر عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ ﷺ کے ساتھ کرتے ہیں، جو کہ آپ کی سب سے کم عمر، اکیلی کنواری اور تیسری اہلیہ شمار ہوتی ہیں، لیکن آپ کی تمام بیویوں میں سب سے زیادہ احادیث آپ ہی سے مروی ہیں، یہاں تک کہ صحابہ کرام آپ سے مسائل دریافت کیا کرتے تھے.

آپ ﷺ کی وفات تک ماں عائشہ رضی اللہ عنہا نو برس آپ ہی کی زوجیت میں رہیں، اور سن ۵۷ھ میں اس دنیا سے رخصت ہو گئیں.

رسول اللہ ﷺ آپ ہی کی باری کے دن آپ ہی کی گود میں وفات پاتے ہیں، اور آپ ہی کے کمرے میں دفن کئے جاتے ہیں، اس سے ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی آپ ﷺ سے قربت اور محبت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے.

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس طرح آپ ﷺ کے سسر ہوتے ہیں، اور اپنی وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پہلو ہی میں دفن ہو کر آپ کے رفیق بھی برقرار رہتے ہیں، اللہ رب العالمین پاک اور معزز ہستی کے پہلو میں صرف اپنے محبوب ہی کو جگہ دیتا ہے.

اسی طرح عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کثرت سے روزہ رکھنے والی اور تہجد گزار لخت جگر حفصہ رضی اللہ عنہا کو ام المؤمنین ہونے کا شرف حاصل ہے، آپ سے اللہ کے نبی ﷺ نے سن ۳ھ میں نکاح فرمایا، اور آپ ﷺ کی وفات تک یہ آپ ہی کی زوجیت میں رہیں، آپ ہی نے امت کی خاطر اس مصحف کی حفاظت فرمائی جو مصحف (قرآن) ابو بکر صدیق اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جمع کیا تھا، یہ مصحف آپ ہی کے پاس رکھا گیا تھا.

اسلام قبول کرنے کے بعد سے لے کر آج تک عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آپ ﷺ کے ساتھ رفاقت برقرار ہے، بلکہ قیامت کے دن بھی جب لوگ اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے اس وقت بھی آپ کی رفاقت برقرار رہے گی کیونکہ آپ بھی نبی کریم ﷺ کے پہلو ہی میں مدفون ہیں، اور یہ ان کے باہمی خوشگوار تعلقات کی ایک واضح دلیل ہے.

نبی ﷺ کے ساتھ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کے معاشرتی و اجتماعی تعلقات کا بیان پوسٹر کی شکل میں ان شاء اللہ آگے آئے گا.

in side al al walashab.indd 9 1/9/18 2:42 PM

1/9/18 2:42 PM

مبرّة الآل والأصحاب

آل اور اصحاب....محبت اور قرابت

# نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں

## فاطمہ رضی اللہ عنہا

- تمام عورتوں کی سردار
- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی
- نبوت سے ایک سال قبل ولادت ہوئی
- سن ۲ ھ میں علی رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا
- رمضان ۱۱ھ میں وفات پائیں
- اولاد: نوجوانانِ جنت کے سردار حسن اور حسین، زینب اور أم کلثوم رضی اللہ عنہم

سب صاحبزادیاں مومن ہیں اور سب کو ہجرت کا شرف حاصل ہے

## زینب رضی اللہ عنہا

- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں
- نبوت سے دس برس قبل ولادت ہوئی
- اسلام سے قبل اپنے خالہ زاد بھائی ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا
- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حین حیات سن ۸ھ وفات پائیں(موت کا سبب:ہجرت کے وقت مشرکین کی جانب سے اونٹ پر سے گرادیا جانا)
- اولاد: علی(بچپن ہی میں انتقال)، امامہ(جن سے علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بعد نکاح کرلیا)

ان سب کی ماں عورتوں کی سردار أم المؤمنین خدیجہ بنت خویلد ہیں (رضی اللہ عنہا)

## اے نبی! اپنی بیویوں اپنی بیٹیوں

اور مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر کے پلو لٹکالیا کریں

سورہ احزاب آیت(۵۹)

## رقیہ رضی اللہ عنہا

- نبوت سے سات برس قبل ولادت ہوئی
- اپنے شوہر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حبشہ کی جانب ہجرت کا شرف نصیب ہوا
- کھسرا کی بیماری سے غزوہ بدر کے وقت مدینہ میں وفات پائیں
- اولاد : عبد اللہ بن عثمان( بچپن ہی میں سن ۶ھ وفات پاگئے )

## أم کلثوم رضی اللہ عنہا

- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیسری صاحبزادی
- بعثت سے قبل، رقیہ رضی اللہ عنہا کے بعد ولادت ہوئی
- اپنی بہن رقیہ کی وفات کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں آئیں (اسی وجہ سے عثمان ذو النورین کہلائے)
- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہی میں شعبان ۹ھ وفات پائیں
- کوئی اولاد نہیں

فون:۲۵۶۰۲۰۳ – ۲۵۵۲۳۴۰ – فیکس:۲۵۶۰۳۴۶ پوسٹ بکس:۱۲۴۲۱ ، الشامیہ-کوڈنمبر ۷۱۶۵۵ -کویت
www.almabarrah.net E-mail:
almabarrah@gmail.com

اہم مراجع


۱. السیرۃ النبویۃ از ابن ہشام ۹/۲
۲. تاریخ الاسلام از ذہبی ۱۳/۱
۳. تاریخ دمشق از ابن عساکر ۱۲۵/۳
۴. البدایۃ والنہایۃ از ابن کثیر ۲۹۴/۲
۵. الاصابۃ از ابن حجر سوانح حیات نمبر ۱۱۱۸۱
۶. الاستیعاب از ابن عبد البر۱۷/۱
۷. اسد الغابۃ از ابن اثیر ۱۰/۱
۸. الخصال از صدوق ص/۴۰۴
۹. تہذیب الأحکام از طوسی ۳۳۳/۳
۱۰. شرح اصول الکافی از مازندرانی ۱۴۴/۷
۱۱. تاج المواليد از طبرسی ص/۹
۱۲. تاج موالید الأئمۃ از ابن خشاب ص/۷
۱۳. مناقب آل أبي طالب از ابن شہر آشوب ۹۰/۳
۱۴. المسائل السرویۃ از مفید ص/۹۴
۱۵. مستدرکات علم الرجال از نمازی شاہرودی سوانح نمبر (۹۲۲۷)، (۱۵۸۶۰)، (۹۵۹۰)، اور (۱۸۰۶۸)
۱۶. المقنعۃ از مفید ص/۳۳۲
۱۷. المبسوط از طوسی ۱۵۹/۴
۱۸. مصباح المجتہد از طوسی ص/۸۰ اور ص/۶۲۲
۱۹. تذکرۃ الفقہاء از حلی ۲۰۴/۲
۲۰. قرب الاسناد از حمیری قمی ص/۹
۲۱. معجم رجال الحدیث از خوئی ۱۳۹/۱۲، ۲۰۸/۲۴، ۳۰۵/۱۹
۲۲. بحار الأنوار از مجلسی ۹۵/۴۳
۲۳. وسائل الشیعۃ از حر العاملی ۱۳۹/۳
۲۴. الاستبصار از طوسی ص/۴۸۵
۲۵. الحدائق الناضرۃ از بحرانی ۸۵/۴
۲۶. منتہی المطلب از حلی ۴۴۶/۱
۲۷. قاموس الرجال از تستری سوانح نمبر(۱۱۹)، (۳۴۳)، (۸) اور (۱۳۶)


in side al al walashab.indd 10

# دوسرا پوسٹر

## نبی کریم ﷺ کی بیٹیاں

اس پوسٹر میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹیوں کی مختصر سیرت بیان کی گئی ہے، آپ کی تمام بیٹیاں مومن تھیں اور تمام کو ہجرت کا شرف بھی حاصل ہوا تھا، ان سب کی والدہ عورتوں کی سردار ام المؤمنین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں.

سب سے بڑی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا ہیں جو نبوت سے دس سال قبل پیدا ہوئیں، آپ کی شادی بنو عبد مناف سے تعلق رکھنے والے آپ کے خالہ زاد بھائی ابو العاص بن ربیع کے ساتھ ہوئی، جن سے آپ کو ایک فرزند علی اور ایک بیٹی امامہ تولد ہوئے، علی کا انتقال بچپن ہی میں ہو گیا، جبکہ امامہ رضی اللہ عنہا سے علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد شادی کر لی.

پھر رقیہ رضی اللہ عنہا ہیں، جنھیں دو ہجرت کا شرف حاصل ہے، آپ بعثت سے سات برس قبل پیدا ہوئیں، اور ابو لہب کے بیٹے سے طلاق کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں، اور اپنے شوہر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ کی جانب ہجرت کیں، آپ سے ایک فرزند عبداللہ تولد ہوئے (جن کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا)، پھر آپ نے مدینہ کی جانب ہجرت کیا، اور غزوہ بدر کے موقع پر سن ۲ھ میں اس دار فانی سے کوچ کر گئیں.

ان کے بعد ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں، جو بعثت سے قبل اور رقیہ رضی اللہ عنہا کے بعد پیدا ہوئیں، آپ نے بھی مدینہ کی جانب ہجرت کیا، اور جب آپ کی بہن رقیہ کا انتقال ہو گیا تو آپ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کا نکاح کر دیا، آپ کی کوئی اولاد نہیں ہے، آپ کا انتقال سن ۹ھ میں ہوا.

پھر عورتوں کی سردار اور دونوں پھول حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی والدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں، جو نبوت سے ایک سال قبل پیدا ہوئیں، یہ آپ ﷺ کی سب سے چھوٹی مگر سب سے افضل صاحبزادی ہیں، آپ کا نکاح سن ۲ھ میں خلیفہ راشد علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے ہوا، اور نبی ﷺ کے انتقال کے چھ ماہ بعد ہی آپ سن ۱۱ھ میں اس دنیا سے رخصت ہو گئیں.

فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام صاحبزادیاں آپ ﷺ کی زندگی ہی میں وفات پائیں، البتہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی وفات کے بعد چھ ماہ تک اس دنیا میں زندہ رہیں، معتبر اور مستند تمام قدیم تاریخی کتب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ تمام آپ ﷺ کی صاحبزادیاں ہیں، اور اسی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے قرآن مجید میں اللہ نے لفظ (بنات یعنی بیٹیاں) استعمال کیا ہے اور یہ لفظ (بنات) جمع پر دلالت کرتا ہے، احادیث مبارکہ سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے، اور متقدم علمائے کرام کا بھی اس بات پر اجماع ہے، ہم نے اس پوسٹر میں (۲۷) مختلف حوالہ جات ذکر کئے ہیں جس سے اس بات کی صراحت ہو جاتی ہے. اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی بس اکیلی آپ ﷺ کی بیٹی تھیں اور بقیہ سب آپ کی لے پالک لڑکیاں تھیں یہ بات بے بنیاد اور غلط ہے.

amanawaran@gmail.com

آلِ بیت اور اصحاب..

..محبت اور قرابت

# علی بن ابوطالب اور فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما

# کی مبارک شادی

## زمان ومکان :



غزوہ بدر سے واپسی کے بعد سن ۲ھ مدینہ منورہ میں یہ شادی ہوئی.

## نکاح کا پیغام :



ابو بکر صدیق، عمر بن خطاب اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ مشورہ دیا کہ وہ نکاح کا پیغام دیں.(۱)

## مہر:



حطمی ذرہ، جس کو علی رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں چار سو درہم میں بیچا، اور جب علی رضی اللہ عنہ چار سودرہم لے چکے تو عثمان نے وہ ذرہ آپ کو اپنی جانب سے بطور ہدیہ پیش کردی ،اور آپ نے درہم اورذرہ دونوں قبول کرلئے.(۴)

## ولیمہ:



سعد رضی اللہ عنہ نے بطور ولیمہ ایک دنبہ ذبح کیا، اور کچھ انصاری صحابہ چند صاع مکئ لے آئے.(۲)

## گھر:



ایک صحابی حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنا گھر بطور ہدیہ پیش کیا.(۳)(۵)

## شادی کا بندوبست:



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے ابو بکر صدیق، بلال اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم نے تمام سامان خریدے، اور یہ ایک بستر، چمڑے کے کچھ ٹکڑے، پانی کا مشکیزہ، مٹکے، خیبری قمیص اور چکی تھے.(۴)




فضائل الصحابة ٨٥٨

(١١٧٨) حدثنا عبد الله، نا أبي، نا حُمَيْد بن عبد الرحمن الرؤاسي، نا أبي، عن عبد الكريم بن سَلِيط، عن ابن بُرَيْدة، عن أبيه، قال: لما خطب عليٌّ فاطمة، قال رسول الله ﷺ: إنه لا بد للعَرَس(١) من وليمة، قال: فقال سعد عَلَيَّ كبشٌ وقال فلان: عليَّ كذا وكذا من ذُرَة.

(١١٧٩) حدثنا عبد الله، نا أبي، نا زَوْح، نا علي بن مُسْهِر بن مُنْجُوف، عن عبد الله بن بُرَيدة، عن أبيه، قال: بعث رسول الله ﷺ

(١١٧٨) إسناده صحيح.
عبد الرحمن بن حُميد بن عبد الرحمن الرؤاسي الكوفي ثقة وثقه ابن سعد وابن معين والنسائي وابن حبان والعجلي.
الجرح (٢: ٢: ٢٢٥)، التهذيب (٦: ١٦٥).
وعبد الكريم بن سليط بن عُطَيّة ويقال: عطيّة العَطَفي، نزيل البصرة، ثقة روى عنه جماعة ثقات وذكره ابن حبان في الثقات.
الجرح (٣: ١: ٦٠)، التهذيب (٦: ٣٧٣).
وأخرجه في المسند (٥: ٣٥٩) بهذا الإسناد مثله.

(١١٧٩) إسناده صحيح.
وعلي بن مُسْهِر بن مُنْجُوف ثقة وثقه ابن معين، وقال أحمد: ما أرى به بأسًا.
الجرح (٣: ١: ١٨٧).
وأخرجه في المسند (٥: ٣٥٩) بهذا الإسناد مثله.
وأخرجه البخاري (٨: ٦٦) عن محمد بن بشار شا روح مثله.

(١) في: للعروس.

(۲)فضائل الصحابۃ از احمد بن حنبل حدیث(۱۱۷۸)




كشف الغمة ج/١ ٣٤٣

وإن أبا بكر وعمر رضي الله عنهما كانا ذات يوم جالسين في مسجد رسول الله ﷺ ومعهما سعد بن معاذ الأنصاري ابن الأوسي، فتذاكروا أمر فاطمة عليها السلام بنت رسول الله ﷺ فقال أبو بكر: قد خطبها الأشراف من رسول الله ﷺ فقال: إن أمرها إلى ربها إن شاء أن يزوجها وزوجها، وأن علي بن أبي طالب لم يخطبها من رسول الله ﷺ ولم يذكرها له، ولا أراه يمنعه من ذلك إلا قلة ذات اليد، وأنه لبَيِّع في نفسي أن الله عز وجل ورسوله ﷺ إنما يحبسانها عليه.

قال: ثم أقبل أبو بكر على عمر بن الخطاب وعلى سعد بن معاذ رضي الله عنهم فقال: هل لكما في القيام إلى علي بن أبي طالب ﷺ حتى نذكر له هذا؟ فإن منعه قلّة ذات اليد واستيناه وأسعفناه؟ فقال له سعد بن معاذ: وفقك الله يا أبا بكر فما زلت موفقاً، قوموا بنا على بركة الله وبركته.

قال سلمان الفارسي: فخرجنا من المسجد والتمسنا عليّاً في منزله فلم يجده وكان يفتح بعير كان له الماء على نخل رجل من الأنصار يأجره، فتطلقنا نحوه فلما نظر إلينا عليّ ﷺ قال: ما وراءكم وما الذي جئتم له؟ فقال أبو بكر يا أبا الحسن إنه لم تبق خصلة من خصال الخير إلا ولك فيها سابقة وفضل وأنت من رسول الله ﷺ بالمكان الذي قد عرفت من القرابة والصحبة والسابقة، وقد خطب الأشراف من قريش إلى رسول الله ﷺ ابنته فاطمة عليها السلام فردهم وقال: إن أمرها إلى ربها إن شاء أن يزوجها زوجها فما يمنعك أن تذكرها لرسول الله ﷺ وتخطبها منه؟ فإني لأرجو أن تكون الله عز وجل ورسوله ﷺ إنما يحبسانها عليك.

قال: فتغرغرت عينا علي ﷺ بالدموع وقال: يا أبا بكر لقد هيجت مني ساكناً وأيقظتني لأمر كنت عنه غافلاً، والله إن فاطمة لموضع رغبة وما مثلي قعد عن مثلها غير أنه يمنعني من ذلك قلة ذات اليد، فقال أبو بكر: لا تقل هذا يا أبا الحسن فإن الدنيا وما فيها عند الله تعالى وعند رسوله ﷺ كهباء منثور.

(۱)کشف الغمۃ از اربلی ۳۴۳/۱

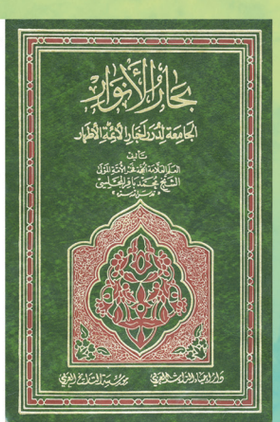


ج١٩ باب نزوله المدينة وبناء المسجد والبيوت ١١٣-

لعلي ﷺ: لم لاتخطب فاطمة؟ فقال: والله ماعندي شيء، فقيل له: إن رسول الله سألني عليه وآله لأياً فاستحييت، فجاء إلى رسول الله ﷺ فاستحيى أن يسأله، فرجع ثم جاءه في اليوم الثاني فاستحيى فرجع، ثم جاءه في اليوم الثالث فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله وقال: لعلك جئت لحاجة؟ قال: نعم يا رسول الله، قال: فلعلك جئت لخاطبة؟ قال: نعم يا رسول الله، قال له رسول الله: هل عندك شيء يا علي؟ قال: ما عندي يا رسول الله شيء، فزوجه رسول الله ﷺ على اثنتي عشرة أوقية وهو نش[1] وهو قدر إليه درهم، فقال له رسول الله ﷺ: هنيئاً، منزلاً حتى تحول فاطمة إليه، فقال علي ﷺ: يارسول الله ماهو منزل إلا منزل حارثة بن النعمان وكان لفاطمة ﷺ يوم بنى بها أمير المؤمنين ﷺ تسع سنين، فقال رسول الله ﷺ لحارثة قد اشتحيينا من حارثة بن النعمان فقد أخذنا عامة منازله، فليلغ ذلك حارثة فجاء إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله[2] مالي في الرسول، والله مافي أحب إليّ منك فأنت والذي تأخذ أحب إليّ مما تترك، فجزاه رسول الله ﷺ خيراً، فمحى[3] فاطمة إلى علي[4] ﷺ منزل حارثة، وكان فراشها إهاب[5] كبش جملا نومه تحت جنوبها.

قال: وكان رسول الله ﷺ يصلي إلى بيت المقدس مدة مقامه بمكة، و في هجرته حتى أتى له سبعة أشهر، [6] فلما أتى له سبعة أشهر عيّرته اليهود وقالوا له: أنت تابع لنا تصلي إلى قبلتنا، ونحن أقدم منك في الصلاة، فاغتم رسول الله ﷺ

(١) النش بالفتح : النصف .
(٢) الإضاء : الجلد ، أوماء يبقى منه .
(٣) اختلف في تاريخ تحويل القبلة إلى الكعبة ، روى عن إبراهيم ، سبعة أشهر بعد مهاجره النبي صلى الله عليه وآله ، وقال ابن اسحاق ، صرف في رجب على رأس سبعة عشر شهرا من مقدمه المدينة ، وهو المروي عن ابن عباس ، وأخذه البيهقي في تاريخه ، ثم قال:وقيل ، بستة و نصف ، وروى عن ابن أبي بن مالك ستة أشهر أو عشرة أشهر، ومن معاذبن جبل ثلاثة عشر شهرا . راجع جميع البيان ١ : ٢٣٣ وسيرة ابن هشام ٢ : ١٧٥ وتاريخ اليعقوبي ٢ :٣١.

(۳)بحار الأنوار ج۱۹/ ص۱۱۳




تاريخ سيدة النساء فاطمة الزهراء ﷺ ج ٤٣ ١٣٠-

قال عليٌّ: فاطلقت فجئته بأربعمائة درهم سود حجرية، من مشمان بن عفان فلما قبضت الدراهم منه وقبض الدرع مني قال: يا أبا الحسن لست أولى بالدرع منك وأنت أولى بالدراهم مني، فقلت: بلى، قال: فان الدرع هديةٌ مني إليك فأخذت الدرع والدراهم، وأقبلت إلى رسول الله ﷺ فطرحت الدرع والدراهم بين يديه و أخبرته بما كان من أمر عثمان، فدعاله بخير.

وقبض رسول الله ﷺ قبضة من الدراهم، ودعا بأبي بكر فدفعها إليه، وقال: يا أبابكر اشتر بهذه الدراهم لابنتي ماتصلح لها في بيتها، وبعث معه سلمان وبلالا ليعيناه على حمل مايشتريه.

قال أبوبكر: و كانت الدراهم التي أعطانيها ثلاثمائة و ستين درهما فانطلقت واشتريت قراطا من خيش مسربعضوا بالصوف، وعلما من أدم، ووسادة من أدم حشوهاليف النخل، وعباءة خيبرية، وقربة للماء، وجرارا، ومطهرة فلما نظر إليه بكى و جرت دموعه، ثم رفع رأسه إلى السماء وقال: اللهم بارك لنوم جل[7] أنيتهم الخرف.

قال عليٌّ: و رفع رسول الله ﷺ باقي ثمن الدرع إلى أم سلمة فقال: اتركي هذه الدراهم عندك، ومكث بعد ذلك شهراً لا أعلم رسول الله ﷺ في أمر فاطمة بشيء استحياءً من رسول الله ﷺ، غير أنّي كنت إذا خلوت برسول الله يقول لي: يا أبا الحسن ما أحسن زوجتك و أجملها، ايشر يا أبا الحسن فقد زوّجتك سيّدة نساء العالمين.

قال عليٌّ: فلمّا كان بعد شهر دخل عليَّ أخي عقيل بن أبي طالب فقال: يا أخي ما فرحت بشيء كفرحتي بتزويجك فاطمة بنت نبي ﷺ، يا أخي فما بالك لاتسأل رسول الله ﷺ فدخلها عليك فتقرّ عينيّ باجتماع شملكما، فقال عليٌّ: والله يا أخي إنّي لأحبّ ذلك وما يمنعني من مسألته إلاّ الحياء منه فقال: أفمست عليك إلاّ قمت معي.

(۴)بحار الأنوار ج/۴۳ ص۱۳۰

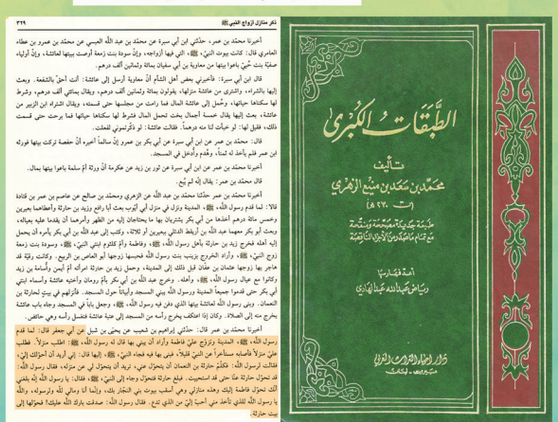


ذكر منازل أزواج النبي ﷺ ٢١٩

أخبرنا محمد بن عمر، حدثني ابن أبي سبرة عن محمد بن عبد الله العبسي عن محمد بن عمرو بن عطاء العامري قال: كانت بيوت النبي ﷺ التي فيها أزواجه، وإن سودة بنت زمعة أرضت نوبتها لعائشة، وإن أزواجه، صفية بنت حُيَيّ باعوا نوبتها من معاوية بن أبي سفيان بمائة وثمانين ألف درهم.

قال ابن أبي سبرة: فأخبرني بعض أهل الشام أن معاوية أرسل إلى عائشة: أنت أحقّ بالثمنين. وبعث إليها بالثمن، والذي من عائشة منزلها، بقولون بمائة وثمانين ألف درهم، ويقال بمائتي ألف درهم، ولم ترث لها سكناها حياتها، ودخل إلى عائشة المنزل فما زالت من مجلسها حتى قسمته، ويقال الثمن الذي قسمته عائشة، بعث إليها بقذال خشبة أعمال بخت تحمل المال فشرط لها سكناها حياتها فما برحت حتى قسمت ذلك، فقيل لها: لو حبأت له منه درهماً، فقالت عائشة: لو ذكّرتموني لفعلت.

قال: محمد بن عمر عن ابن أبي بكر عن عمرو بن أبي سبرة عن أبيه أن خصفة تركت بيتها لفورك ابن عمرو فلم يأخذ له ثمناً، وقُدم وأدخل في المسجد.

أخبرنا محمد بن عمر عن ابن أبي سبرة عن ثور بن يزيد عن عكرمة أن وزنا أم سلمة باعوا بيتها بمال.

قال محمد بن عمر: يقال إنه لم يبع.

أخبرنا محمد بن عمر حدثنا محمد بن عبد الله عن الزهري ومحمد بن صالح عن عاصم بن عمر بن قتادة قالا: لما قدم رسول الله ﷺ، والمدينة وبئرى في منزل أبي أيوب بعث إليا رافع وزيد بن حارثة وأطعاهما بعيرين وحمس مائة درهم أخذها من أبي بكر يشتريان بها ما يحتاجان إليه من الظهر والمرهما أن يقدما عليه بعياله، وبعث أبو بكر معهما عبد الله بن أرياط الدئلي بعيرين أو ثلاثة، وكتب إلى عبد الله بن أبي بكر يأمره أن يحمل إليه أهله فحمل زيد بن حارثة بأهل رسول الله ﷺ، وفاطمة وأم كلثوم ابنتي النبي ﷺ، وسودة بنت زمعة زوج النبي ﷺ، وأراه الخريج زينب بنت رسول الله فحملها زوجها أبو العاص بن الربيع. وكانت رقية قد هاجر بها زوجها عثمان بن عفان قبل ذلك إلى الحبشة، وحمل زيد بن حارثة أم أيمن وأسامة بن زيد وكانوا مع عيال رسول الله ﷺ، وأهله. وخرج عبد الله بن أبي بكر بأم رومان وأخته عائشة وأسماء ابنتي أبي بكر حتى قدموا صبيحة المدينة ورسول الله ﷺ بني المسجد وأبنيأ حول المسجد. فأنزلهم في بيوت لحارثة بن النعمان. وبنى رسول الله لعائشة بيتها الذي دفن فيه رسول الله ﷺ، وجعل بيأ في المسجد وجعله باب عائشة يخرج منه إلى الصلاة. وكان إذا اعتكف يخرج رأسه من المسجد إلى حجة عائشة فتغسل رأسه وهي حائض.

أخبرنا محمد بن عمر قال: حدثني إبراهيم بن شعيب عن يحيى بن شبل ابن أبي نجيح قال: لما قدم رسول الله ﷺ المدينة ونزلوا على فاطمة وأراد أن يبني بها قال له رسول الله ﷺ: اطلب منزلاً. فطلب علي منزلاً فأصابه صغيراً، ثم انتقل فاطلب غيره فيها هذه البنية، ﷺ، إليها قال: إلى أريد أن أتحوّلك إلى، فقالت: لرسول الله ﷺ: فتكلم حارثة بن النعمان أن يتحول لي منزله، فقال رسول الله ﷺ: قد تحول حارثة عن منزله حتى قد استحييت. فبلغ حارثة فتحول وجاء إلى النبي ﷺ، فقال: يا رسول الله إنه يغني أنك تحول فاطمة إليك وهذه منازلي وهي أطيب بيوت بني النجار بك، ونالما أنا ومالي لله ولرسوله، والله يا رسول الله لتنبي ناحية مني أحب إلي من التي تنبع. فقال رسول الله: صدقت بارك الله عليك! فحولها إلى بيت حارثة.

(۵)الطبقات الکبری ج/۸ ص/۳۲۹



in side al al walashab.indd 12 1/9/18 2:42 PM

# تیسرا پوسٹر

## علی بن ابو طالب اور فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما کی مبارک شادی

اس پوسٹر میں کئی مستند کتابوں کے حوالے سے (جن کا فوٹو اسکین نیچے دیا گیا ہے) آپ یہ دیکھ رہے ہیں کہ علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی میں صحابہ کرام نے کس قدر بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے، اور اس کی وجہ محبت اور دوستی کے سوا کیا ہو سکتی ہے؟ یہ چند حقائق آپ کے سامنے ہیں اب آپ خود ہی فیصلہ کریں:

۱- سن ۲ھ میں غزوہ بدر کے بعد علی رضی اللہ عنہ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا مشورہ دینے والے یہ حضرات صحابہ تھے: ابو بکر، عمر اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم .

۲- علی رضی اللہ عنہ کا حق مہر خود عثمان رضی اللہ عنہ نے ادا کیا، وہ اس طرح کہ علی رضی اللہ عنہ کی حطمی ذرہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے چار سو درہم میں خریدی، اور علی رضی اللہ عنہ کی عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے، احسان مندی اور برتری کے جذبے کے بغیر جب علی رضی اللہ عنہ درہم لے چکے تو عثمان نے وہ ذرہ آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کر دیا.

۳- انصار اس شادی سے اتنا خوش ہوئے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے ایک دنبہ ذبح کرتے ہوئے ولیمہ کا انتظام کیا، اور کچھ انصاری صحابہ بھی مکئی لے آئے.

۴- انصار نے بس اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک اور انصاری صحابی حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوس میں واقع اپنا گھر علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کر دیا.

۵- اس کے علاوہ اس نئے جوڑے کیلئے گھریلو سامان بھی صحابہ نے خریدے، جن میں سر فہرست ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں!

اس نئے جوڑے کے آرام کی خاطر صحابہ نے کونسا موقع ہاتھ سے جانے دیا؟

آخر اس کے پس پردہ کیا عوامل کار فرما تھے؟ کس چیز کی ان کو لالچ تھی؟

کچھ نہیں، بلکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت سے ان کی محبت اور دوستی کا اظہار تھا.

# چند نام جو علی بن ابوطالب اور آپ کی اولاد کو پسند تھے

آل اور اصحاب..
..محبت اور قرابت

## محبت اور وفاداری

یہی وہ دو چیزیں ہیں جس نے حضرت علی، ان کی اولاد اور ان کی ذریت ﷺ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنے لڑکے اورلڑکیوں کے یہ نام رکھیں، کیونکہ ایک انسان اپنے جگر گوشوں کو ایسے لوگوں کےنام سے موسوم نہیں کرتا جن سے وہ نفرت کرتا ہے یا دشمنی رکھتا ہے، بلکہ وہ ان ناموں کا انتخاب کرتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے افضل، پسندیدہ اور محبوب ہوں.

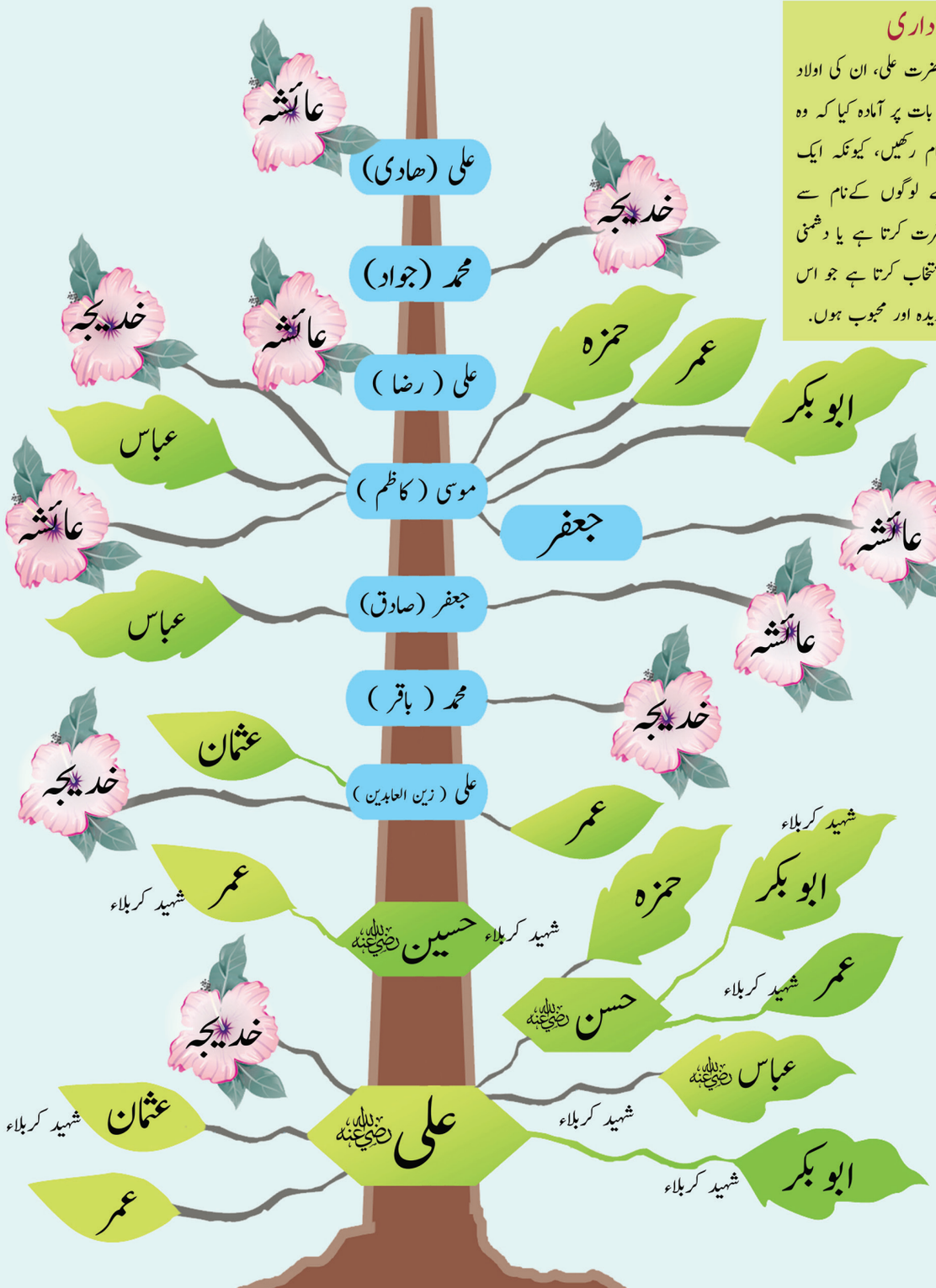


نوٹ: یہ شجرہ طیبہ صرف چند ناموں اور نسب پر مشتمل ہے، حضرت علی کی اولاد اور ان کی ذریت کے اکثر لوگوں کے نام جگہ کی تنگی کے باعث ذکر نہیں کئے گئے ہیں، جن میں سے نمایاں(فاطمہ)، (زینب) اور (جعفر) ہیں.

صحابی

باپ اور اولاد کا تعلق

## اہم مراجع


- تاریخ دمشق از ابن عساکر
- الطبقات الکبری ازابن سعد
- جمہرۃ انساب العرب از ابن حزم
- نسب قریش از زبیر بن بکار
- عمدۃ الطالب از ابن عنبہ
- انساب الاشراف از بلاذری
- تاریخ الیعقوبی
- مقاتل الطالبین از ابن فرج اصفہانی
- منتہی الآمال از عباس قمی
- المحبر از ابن حبیب
- الاصیلی از ابن طقطقی
- کشف الغمۃ از اربلی
- الارشاد از مفید
- معجم رجال الحدیث از خوئی
- مستدرکات علم الرجال از علی نمازی شاہرودی

# چوتھا پوسٹر

## چند نام جو علی رضی اللہ عنہ اور آپ کی اولاد کو پسند تھے

ذرا اس مبارک شجرہ پر غور کریں!

ابو بکر، عمر اور عثمان کربلاء میں شریک ہوتے ہیں اور جام شہادت نوش کرتے ہیں!

علی بن ابو طالب کے بیٹے ابو بکر، حسن بن علی بن ابو طالب کے بیٹے ابو بکر اور عمر، حسین بن علی بن ابو طالب کے بیٹے عمر، اور اُم البنین کلابیہ کے بطن سے پیدا ہونے والے علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے اور دو بیٹے عباس اور عثمان کربلاء میں شریک ہوئے اور اسی جنگ میں شہید بھی ہوئے.

اور ہم علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے سب سے اخیر وفات پانے والے بیٹے عمر بن علی، اور حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے فرزندان عمر اور عثمان کو نہ بھولیں.

یہ معاملہ اسی پر نہیں رکتا ہے بلکہ چھٹویں نسل سے تعلق رکھنے والے موسی کاظم نے بھی اپنے دو بیٹوں کے نام ابو بکر اور عمر رکھے!

اگر آپ مہاجرین وانصار اور صحابہ کرام سے سچی محبت کرنے والے اور ان کی قدر و منزلت کو جاننے والے اہل بیت کو دیکھنا چاہتے ہیں تو یہ دیکھیں!

جعفر صادق نے اپنی بیٹی کا نام عائشہ رکھا!

موسی کاظم نے اپنی بیٹی کا نام عائشہ رکھا!

جعفر بن موسی الکاظم نے اپنی بیٹی کا نام عائشہ رکھا!

علی الرضا نے اپنی بیٹی کا نام عائشہ رکھا!

علی الہادی بن محمد الجواد نے اپنی بیٹی کا نام عائشہ رکھا!

قارئین کرام... معتمد کتابوں میں ان کے باہمی تعلقات اور محبت و رواداری کی مثالیں بھری پڑی ہیں، کیا اس کے بعد بھی آپ ہم سے یہی مطالبہ کریں گے کہ ہم مکار مستشرقین اور ان کے ہم پیالہ افراد کی اس بات کو تسلیم کر لیں کہ اہل بیت اور صحابہ باہم دشمن اور حسد کرنے والے تھے؟

نہیں اور ہر گز نہیں، ہم کسی صورت اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتے، اور مسلمانوں کے ساتھ ان کے مکر و فریب اور دسیسہ کاریوں سے اللہ تعالی کے حضور براءت کا اظہار کرتے ہیں.

1/9/18 2:42 PM

مبرّة الآل والأصحاب

آل بیت اور صحابہ
باہم رشتے دار اور دوست

# آل نبی ﷺ اور آل صدیق رضی اللہ عنہم کے مابین رشتے داریاں

قارئین کرام! جب آپ ان چھ رشتے داریوں پر غور کریں گے تو پتہ چلے گا کہ ان مبارک رشتے داریوں میں سارے مرد آل بیت سے ہیں اور ساری عورتیں آل صدیق سے ہیں، جس سے ان سب کے مابین نہایت گہرے تعلقات کا پتہ چلتا ہے، خاص بات یہ ہے کہ اکثر شادیاں فتنہ کربلاء کے بعد ہوئیں.

یہاں مندرج رشتے کی جانکاری کیلئے (أ) اور (ب) کا نمبر دیا گیا ہے، اور دونوں خانے میں وارد چھ رشتے داریوں کو ایک دوسرے کی رشتے داری واضح کرنے کیلئے ایک ہی رنگ سے رنگا گیا ہے، بایں طور کہ شوہر کی پہچان حرف (أ) سے ہوتی ہے اور بیوی کی پہچان (ب) سے ہوتی ہے.

*ان مبارک شادیوں کی توثیق شیخ مفید نے اپنی کتاب (الارشاد ص/۲۷۰) میں، محمد الاعلمی حائری نے (تراجم اعلام النساء ص/۲۷۸) میں، ابن عنبہ نے (عمدۃ الطالب ص/۲۲۵) میں، ابن طقطقی نے (الاصیلی ص/۱۴۹) میں اور مصعب الزبیری نے (نسب قریش) میں کی ہے.

فرمان الٰہی ہے: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحمدل ہیں (سورۃ الفتح/۲۹)، نیز فرمان ہے: آپ کہہ دیجئے کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتے داری کی (سورۃ الشوری/۲۳) اس شجرہ کی بنیاد پر مسلمانوں کی معتبر کتابیں اس بات پر گواہ ہیں کہ آل رسول اور اصحاب رسول ﷺ باہم متفق رہے ہیں، دونوں نے اپنی اولاد کے نام ایک دوسرے کے نام پر رکھے ہیں، اور وقوع فتنہ سے قبل اور بعد بھی ان میں رشتے داریاں قائم رہی ہیں، جس سے اس بات کی مزید تاکید ہوتی ہے کہ آل رسول، اصحاب رسول اور ان کے بعد آنے والوں کے درمیان ہمیشہ خوشگوار دوستانہ تعلقات برقرار رہے ہیں، لہذا تاریخ میں ہوئی دسیسہ کاریوں سے ہوشیار رہیں.

اسلامی تاریخ کے چند اہم واقعات: ۱) رسول اللہ ﷺ کی وفات سن ۱۱ھ. ۲) سقیفہ کا واقعہ سن ۱۱ھ. ۳) جنگ جمل: جمادی الآخرۃ سن ۳۶ھ. ۴) جنگ صفین: صفر سن ۳۷ھ. ۵) شہادت علی رضی اللہ عنہ رمضان سن ۴۰ھ. ۶) وفات حسن بن علی رضی اللہ عنہ سن ۴۹ھ. ۷) شہادت حسین رضی اللہ عنہ: کربلاء محرم سن ۶۱ھ.

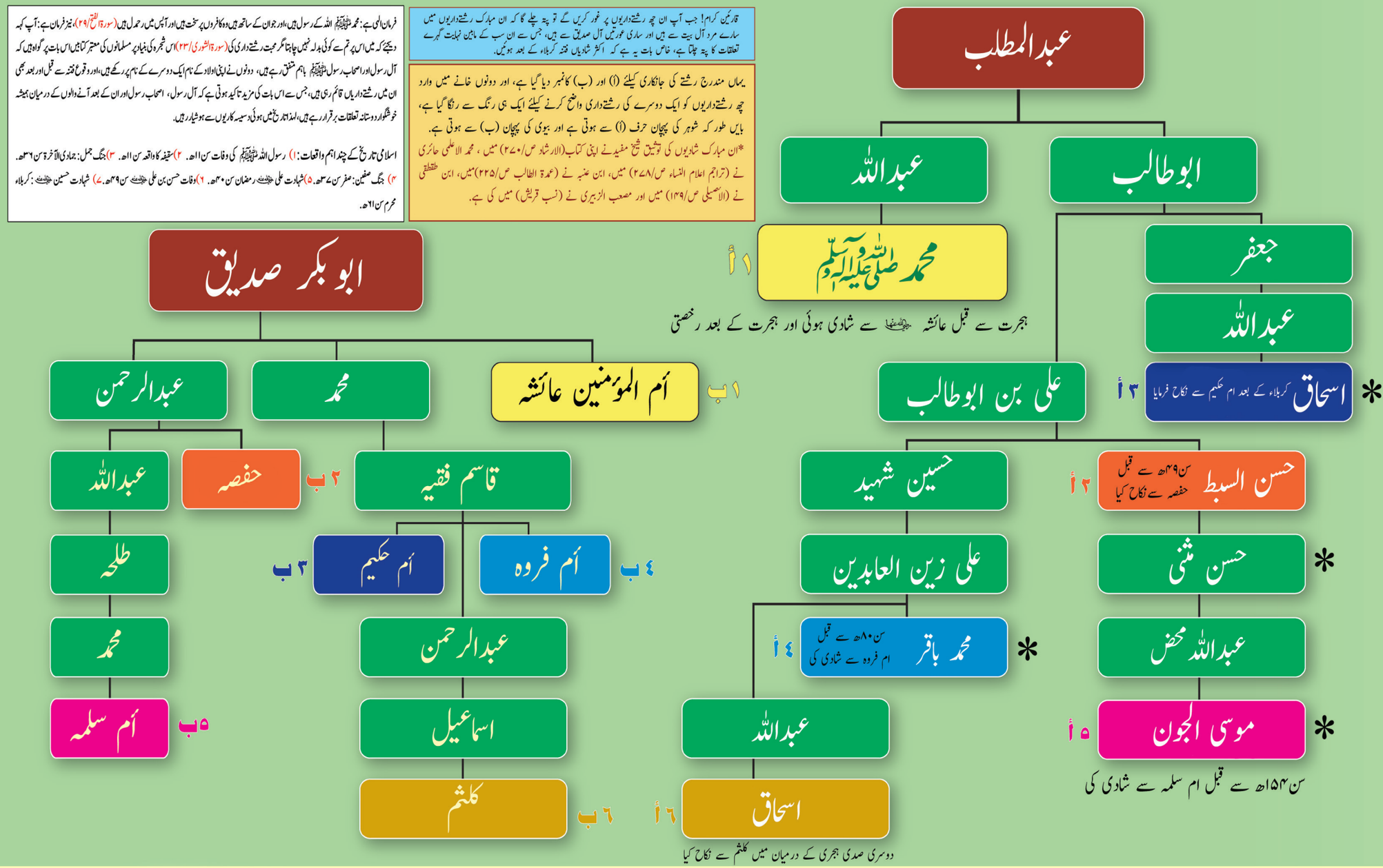


in side al al walashab.indd 16

# پانچواں پوسٹر

## آل نبی ﷺ اور آل صدیق رضی اللہ عنہم کے مابین رشتے داریاں

اس پوسٹر سے ہمیں آل نبی ﷺ اور آل ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم کے درمیان قائم ہونے والی چھ رشتے داریوں کا پتہ چلتا ہے.

اس میں سب سے عظیم اور افضل رشتے داری کا شرف آپ ﷺ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی ازدواجی زندگی کو حاصل ہے، ہجرت سے ایک برس قبل آپ ﷺ کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوااور سن ۲ھ آپ کی رخصتی ہوئی،اور آپ ﷺ کی وفات تک یہ آپ ہی کی زوجیت میں رہیں، لیکن کیا رشتے داری کا یہ سلسلہ اسی پر رک جاتا ہے ؟ نہیں،اور ہر گز نہیں۔ بلکہ یہ نواسہ نبی ﷺ ہیں- حسن اور بعض مصادر میں حسین- جو ابو بکر صدیقؓ کی پوتی (حفصہ بنت عبد الرحمن) سے شادی کرتے ہیں. (دیکھیں: انساب الأشراف از بلاذری ۱/۳۸۱،اور المحبر از ابن حبیب (۴۴۸))

اس کے بعد حسن رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے (موسی الجون بن عبد اللہ المحض بن حسن المثنی) ابو بکرؓ کی سکڑپوتی (ام سلمہ بنت محمد بن طلحہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابو بکر صدیق) کے ساتھ اپنا ازدواجی رشتہ استوار کرتے ہیں. (انساب الاشراف ۱/۴۰۷، نسب قریش ۱/۲۰، الفخری فی انساب الطالبین ۱/۳۶، عمدۃ الطالب ص/۱۱۳)

پھر حسینی گھرانے سے تعلق رکھنے والے محمد الباقرؒ تقریبا ۸۰ھ میں ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر کے ساتھ اپنا ازدواجی رشتہ استوار کرتے ہیں،اور آپ ہی سے جعفر صادق تولد ہوتے ہیں. (تمام کتب مصادر کا اس پر اتفاق ہے)

اسی طرح اسحاق بن عبد اللہ بن علی بن حسین نے کلثم بنت اسماعیل بن عبد الرحمن بن قاسم بن محمد بن ابو بکر سے شادی کی. (نسب قریش ۱/۲۴)

اور جعفر طیار کے گھرانے سے تعلق رکھنے والے اسحاق بن عبد اللہ بن جعفر بن ابو طالب نے جعفر صادق کی والدہ (ام فروہ) کی بہن (ام حکیم بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر) کے ساتھ شادی کی،اور یہ جعفر صادق کی خالہ ہیں. (الشجرۃ المبارکۃ از فخر الرازی)

اس پوسٹر میں یہ چند امور غور طلب ہیں:

۱- ان میں سے اکثر رشتے داریاں ابو بکر صدیق کی وفات کے بعد قائم ہوئیں۔ لہذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ان رشتے داریوں کے استوار ہونے میں کوئی سیاسی یا اقتصادی عوامل کارفرما تھے، بلکہ یہ ان دونوں معزز گھرانوں کی آپسی محبت اور دوستی کا ثبوت ہے.

۲- تمام مرد آل بیت نبی سے تعلق رکھتے ہیں تو خواتین کا تعلق آل ابو بکر صدیق سے ہے،اور یہ بات واضح ہے کہ لڑکی کے گھر والوں کو شادی کا پیغام لڑکے والوں کی جانب سے آتا ہے، جس سے آل بیت کی رغبت اور دلچسپی صاف واضح ہے.

۳- سقیفہ، صفین، جمل اور کربلاء جیسے واقعات کے بعد بھی ان کے درمیان ازدواجی تعلقات کا استوار ہونا خود اس بات کی واضح دلیل ہے کہ امت مسلمہ نے عموما اور آل بیت نے خصوصا ان اختلافات سے چشم پوشی اختیار کی، لیکن بعض مستشرقین اور ان کے ہم پیالہ آج بھی امت کے شیرازے کو بکھیرنے اور فتنہ برپا کرنے کی غرض سے ان واقعات کو خوب بڑھا چڑھا کر پیش کرنے میں لگے ہوئے ہیں.

in side al al walashab.indd 17 1/9/18 2:42 PM



مبرّۃ الآل والأصحاب

# فرمانِ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

## (مجھے ابو بکر صدیق نے دو مرتبہ جنم دیا ہے) *

پہلی ولادت: امام جعفر صادق کی والدہ اُم فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق کی طریق سے۔•

دوسری ولادت: امام جعفر صادق کی نانی اسماء بنت عبد الرحمن بن ابو بکر صدیق کی طریق سے۔•

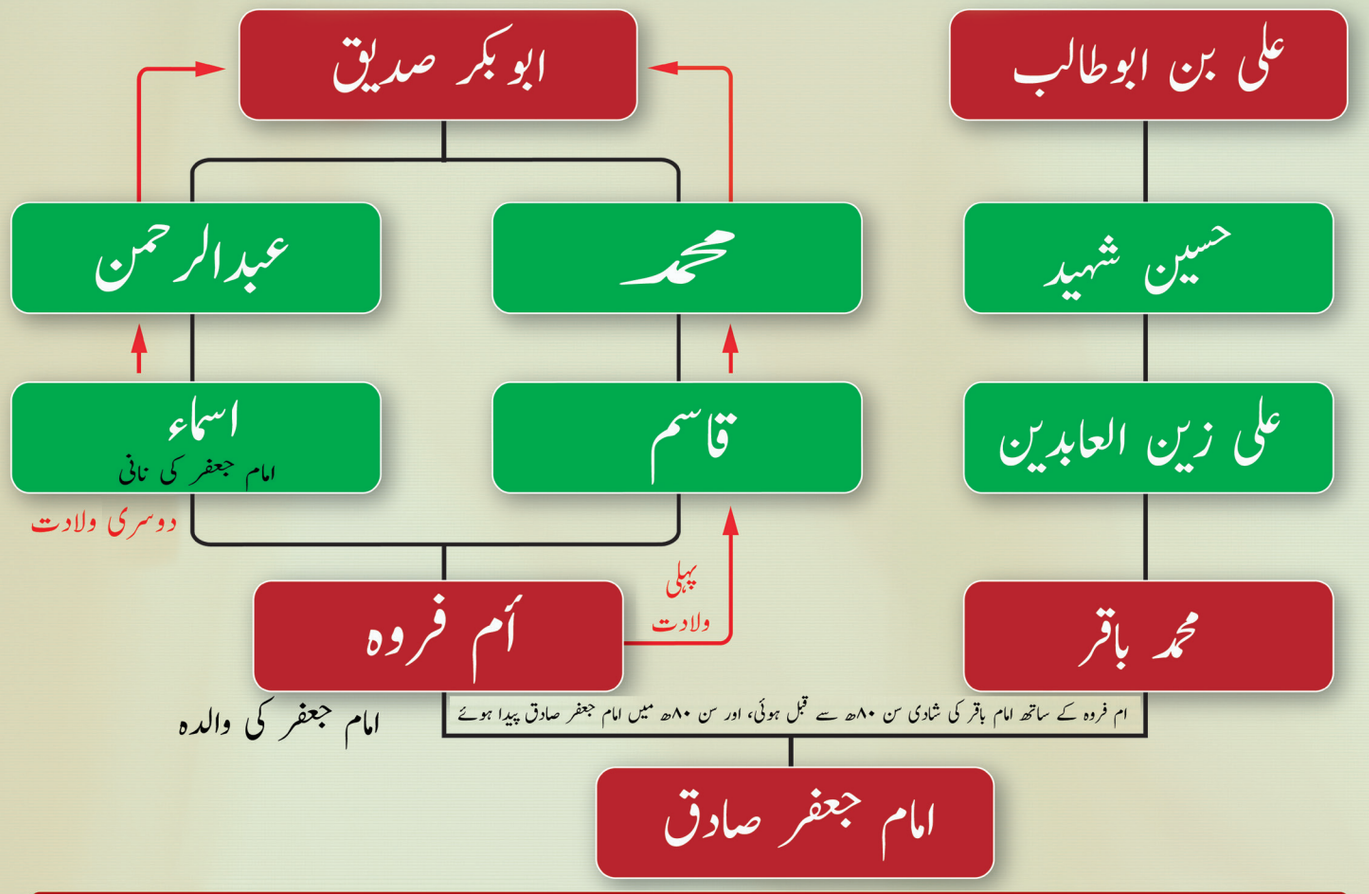


فرمان الٰہی ہے: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ، اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحمدل ہیں (سورۃ الفتح/۲۹)، نیز فرمان ہے : آپ کہہ دیجئے کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتےداری کی(سورۃ الشوری/ ۲۳) اس شجرہ کی بنیاد پر مسلمانوں کی معتبر کتابیں اس بات کی گواہ ہیں کہ آل رسول اور اصحاب رسول ﷺ باہم متفق رہے ہیں، دونوں نے اپنی اولاد کے نام ایک دوسرے کے نام پر رکھے ہیں، اوروقوع فتنہ سے قبل اور بعد بھی ان میں رشتےداریاں قائم رہی ہیں،جس سے اس بات کی مزید تاکید ہوتی ہےکہ آل رسول ، اصحاب رسول اور ان کے بعد آنےوالوں کے درمیان ہمیشہ خوشگواردوستانہ تعلقات برقرار رہےہیں،لہذا تاریخ میں ہوئی دسیسہ کاریوں سے ہوشیار رہیں.

*عمدۃ الطالب فی نسب آل أبی طالب ازابن عنبہ ص/۳۴۵ – کشف الغمۃ فی معرفۃ الأئمۃ از اربلی ۳۴۷/۲- الأصیلی فی أنساب الطالبیین از ابن طقطقی ص/۱۴۹ – تہذیب الکمال از مزی ۷۵/۵- تہذیب التھذیب از ابن حجر عسقلانی – الکاشف از ذہبی ۲۹۵/۱ (نمبر ۷۹۸)

• ان دونوں ولادت کا تذکرہ کئی کتب مراجع میں موجود ہے، مثلا: کشف الغمۃ از اربلی ۳۴۷/۲ (ط/دار الأضواء)

اسلامی تاریخ کے چند اہم واقعات: ۱) رسول اللہ ﷺ کی وفات سن۱۱ھ. ۲)سقیفہ کا واقعہ سن ۱۱ھ. ۳)جنگ جمل: جمادی الآخرۃ سن ۳۶ھ. ۴) جنگ صفین: صفر سن ۳۷ھ. ۵)شہادت علی رضی اللہ عنہ رمضان سن ۴۰ھ. ۶)وفات حسن بن علی رضی اللہ عنہ سن ۴۹ھ. ۷) شہادت حسین رضی اللہ عنہ : کربلاء محرم سن ۶۱ھ.

in side al al walashab.indd 18 1/9/18 2:42 PM

# چھٹواں پوسٹر

## مجھے ابو بکر نے دو مرتبہ جنم دیا ہے

ذرا آئیں، میں آپ کو ایک انوکھی بات بتلاتا ہوں!

یہ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں جو (صادق) کے لقب سے جانے جاتے ہیں، وہ اپنے دادا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فخر کرتے ہیں، جن تک آپ کا نسب دو طریق سے پہونچتا ہے، آپ کی والدہ اُم فروہ بنت قاسم (فقیہ مدینہ) بن محمد بن ابو بکر صدیق ہیں (یہ پہلا جنم ہے).

اور اُم فروہ بنت قاسم کی والدہ اسماء بنت عبد الرحمٰن بن ابو بکر صدیق ہیں (یہ دوسرا جنم ہے).

کیا یہ ممکن ہے کہ کسی غیر متقی کی جانب اپنی نسبت پر جعفر صادق فخر کریں؟

بھلا محمد الباقر کو کس چیز نے آمادہ کیا کہ وہ اُم فروہ سے شادی کریں؟

قارئین کرام! کیا آپ نے یہ غور کیا کہ یہ شادی کب ہوئی؟ یہ شادی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتقال کے تقریباً ستر (۷۰) برس بعد ہوئی ہے!

لہذا اس شادی میں نہ ہی کوئی سیاسی اور نہ ہی کوئی اقتصادی غرض کارفرما تھی، بلکہ محض محبت، وفاداری اور بہترین خاتون کی تلاش میں یہ شادی انجام پائی ہے.

اور واقعی اس خاتون نے ایک امام کو جنم دیا، کون ہیں وہ امام؟ وہ امام؛ جعفر صادق ہیں!

فقہ اور دیگر علوم میں آپ کی شہرت کے علاوہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ میں آپ سے کئی احادیث مروی ہیں.

اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ آپ کے والد محمد الباقر ہیں، اور آپ کے ماموں قاسم بن محمد مدینہ کے مشہور فقیہ ہیں، اور خود مدینہ منورہ جہاں آپ نے پرورش پائی اور جہاں آپ دفن ہوئے وہ بھی علم اور علماء کا گہوارہ رہا ہے.

1/9/18 2:42 PM

مبرۃ الآل والأصحاب

# آل نبی ﷺ اور آل فاروق عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مابین رشتے داریاں

آل بیت اور صحابہ کی باہمی
محبت اور قرابت

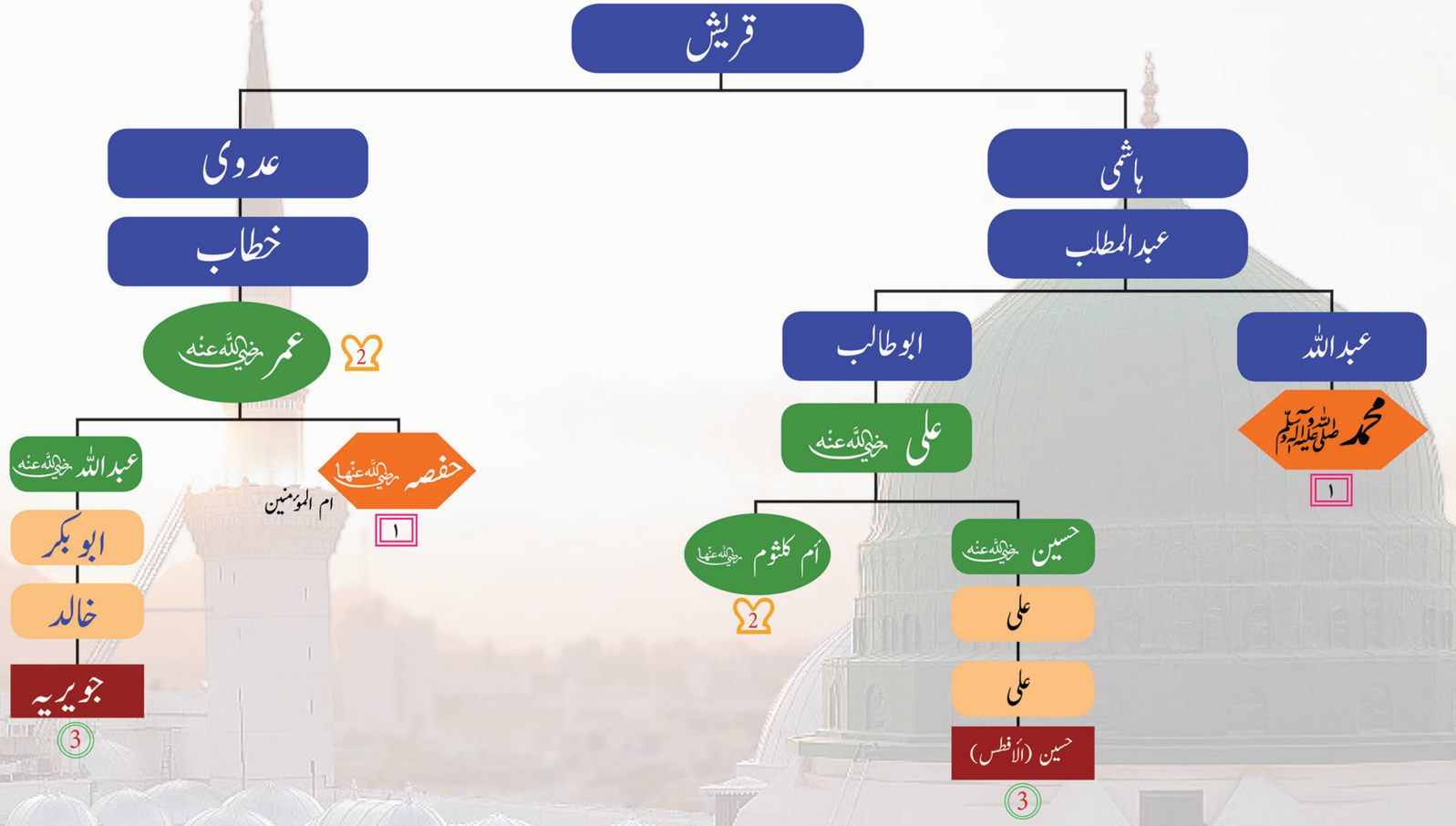


**ضروری نوٹ:** اس شجرہ طیبہ میں بعض رشتے داریوں اور نسب کا تذکرہ کیا گیا ہے تمام کا احاطہ نہیں کیا گیا

فرمان الٰہی ہے: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور جو آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں(سورۃ الفتح/۲۹) اس شجرہ طیبہ کی بنیاد پر مسلمانوں کی مستند کتابیں گواہ ہیں کہ آل بیت اور صحابہ کی باہمی دوستی اور محبت ان کی اولاد میں بھی نسل در نسل برقرار رہی، لہذا تاریخ میں ہوئی دسیسہ کاریوں سے ہوشیار رہیں

رضی اللہ عنہ صحابی رضی اللہ عنہا صحابیہ - نمبر ،رمزی شکل اور رنگ کی مطابقت آل نبی ﷺ اور آل عمر کی دونوں معزز شخصیات کے بیچ رشتے داری کو واضح کرتی ہے.


اہم مراجع اور مصادر

-المعارف از ابن قتیبہ ص/۲۳۲
-وسائل الشیعۃ از حر العاملی ۲۴۰/۲۰
-عمدۃ الطالب ص/۳۴۴
-مختلف الشیعۃ از حلی ۳۰۸/۲
-الاصیلی از ابن طقطقی ص/۵۸
- الطبقات الکبری از ابن سعد ۳۳۲/۳
- نسب قریش از زبیری ص/۲۵
- انساب الاشراف از بلاذری ۴۷۴/۱
- المبسوط از طوسی ۲۷۰/۴
- بحار الانوار از مجلسی ۱۶۸/۴۴ – ۳۲۹/۴۵


in side al walashab.indd 20

# ساتواں پوسٹر

## آل نبی ﷺ اور آل عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مابین رشتے داریاں

کتبِ رجال اور کتبِ انساب سے ہمیں آل نبی ﷺ اور آل عمر رضی اللہ عنہ کے مابین پائی جانے والی تین رشتے داریاں معلوم ہوتی ہیں، جن میں سب سے عظیم اور سب سے مشہور اللہ کے نبی ﷺ کا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنا، اور اخیر دم تک آپ ہی کی زوجیت میں برقرار رہنا ہے، یہ مبارک شادی سن ۳ھ میں ہوئی.

اور رہی ان کے درمیان دوسری رشتے داری تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا نبی ﷺ کی پیاری نواسی اور علی بن ابو طالب اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی لخت جگر (اُم کلثوم) کے ساتھ نکاح کرنا ہے، اُم کلثوم رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زندگی ہی میں تولد ہوئیں، اور سن ۲۰ھ سے پہلے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیاہی گئیں. (دیکھیں پوسٹر: میں دو خلیفہ کا بیٹا ہوں).

جب آپ کے والد علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا تو آپ نے کہا: (نمازِ فجر سے یہ میرا کیسا تعلق ہے؟).

اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے شوہر عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز ہی میں ایک مجوسی ابولؤلؤ فیروز کے ہاتھوں قتل ہوئے، تو آپ کے والد علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بھی نماز فجر ہی میں ایک مجرم عبدالرحمٰن بن ملجم کے ہاتھوں قتل ہوئے، اور اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ آپ کے بیٹے زید بن عمر نے بھی نماز فجر کے وقت ہی انتقال فرمایا، اور اسی لمحہ خود آپ بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئیں، یہاں تک کہ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کون کس کا وارث ہو گا؟! (ریاض المستطاب از طباطبائی: ۱۲/۶۶۴، مستند الشیعۃ از نراقی: ۱۹/۴۵۲، تاریخ دمشق، علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی سوانح).

عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ سے عوف بن جعفر بن ابو طالب نے نکاح کیا، اور ان کی وفات کے بعد ان کے بھائی محمد بن جعفر نے آپ سے نکاح کیا، اور ان کی وفات کے بعد ان کے بھائی عبداللہ بن جعفر نے آپ سے نکاح کیا، اور ان ہی کی زوجیت میں اُم کلثوم رضی اللہ عنہا نے وفات پائی، آپ یہ کہا کرتیں: (مجھے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے شرم آتی ہے کہ ان کے دو فرزند میرے پاس ہی وفات پائے، اور اب مجھے تیسرے کا بھی ڈر لگنے لگا ہے)، لیکن آپ خود ان کے تیسرے فرزند کی زوجیت میں اس دنیا سے رخصت ہو گئیں اور ان میں سے کسی سے آپ کی کوئی اولاد نہیں ہے. (ابن حجر نے الاصابہ میں اُم کلثوم کی سوانح میں اس کا ذکر کیا ہے).

تیسری رشتہ داری: آباء واجداد کی اسی محبت اور بھائی چارگی کو آگے بڑھاتے ہوئے ان کی پانچویں نسل میں حسین بن علی بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی سکڑ پوتی جویریہ بنت خالد بن ابو بکر بن عبداللہ بن عمر سے نکاح کیا.

مبرۃ الآل والأصحاب

آل اور اصحاب ..

..محبت اور قرابت

# زید بن عمر بن خطابؒ نے فرمایا:

# میں دو خلیفہ کا بیٹا ہوں

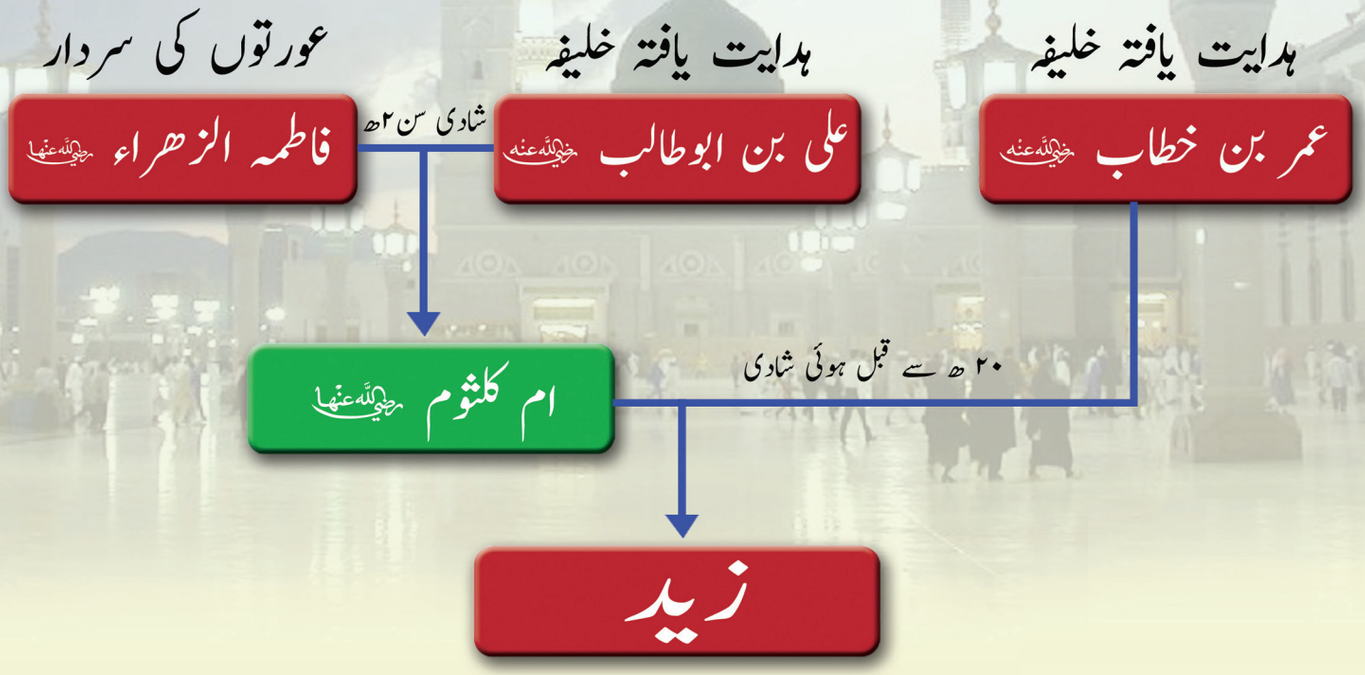


آپ اور آپکی والدہ (ام کلثوم) رضی اللہ عنہما کا
تقریباً ۴۵ھ ایک ہی وقت انتقال ہوا

---

فرمان الٰہی ہے: ( محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور جو آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں) (سورۃ الفتح/۲۹)
اس شجرہ طیبہ کی بنیاد پر مسلمانوں کی مستند کتابیں گواہ ہیں کہ عمر بن خطاب اور علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما کے درمیان بڑے ہی خوشگوار اور دوستانہ تعلقات تھے، لہذا تاریخ میں ہوئی دسیسہ کاریوں سے ہوشیار رہیں.

---

## اہم مراجع


- الاصیلی از ابن طقطقی ص/۵۸
- البدایۃ والنہایۃ از حافظ ابن کثیر
- تاریخ دمشق از ابن عساکر : زید بن عمر بن خطاب کی سوانح
- اعیان الشیعۃ از محسن الأمین ۴۸۶/۳
- سیر اعلام النبلاء از ذہبی ۵۰۲/۳
- کشف اللثام از فاضل الہندی ۵۲۵/۹
- الوافی فی الوفیات از صفدی ۲۳/۱۵
- مختلف الشیعۃ از حلی ۳۰۸/۲
- بحار الانوار از مجلسی ۳۸۲/۷۸
- تاریخ الاسلام از ذہبی سن ۴۵ھ کے واقعات
- الذریعۃ از آغا بزرگ طہرانی ۱۸۴/۵
- ریاض المسائل از طبطبائی ۶۶۴/۱۲
- الطبقات الکبری از ابن سعد ۴۶۳/۸
- کفایۃ الاحکام از سبزواری ۸۷۹/۲
- وسائل الشیعۃ از حر العاملی ۳۱۴/۲۶

# آٹھواں پوسٹر

## میں دو خلیفہ کا بیٹا ہوں

زید بن عمر بن خطاب اپنے والد اور نانا پر فخر کرتے ہوئے کہا کرتے: (میں دو خلیفہ کا بیٹا ہوں)، کیونکہ آپ کی والدہ علی بن ابو طالب اور فاطمہ رضی اللہ عنہم کی دختر اُم کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں.

حاکم نے اپنی سند سے جعفر بن محمد (الصادق) سے روایت کیا ہے وہ اپنے والد (باقر) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کے پاس ام کلثوم کی خاطر نکاح کا پیغام بھیجا، اور کہا: ان کا نکاح میرے ساتھ کر دیں، تو علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اسے اپنے بھائی جعفر کے بیٹے کیلئے رکھا ہے، تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جس قدر مجھے اس کی خواہش ہے کسی دوسرے کو نہیں ہو گی، لہذا علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ ام کلثوم کا نکاح کر دیا، اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس آئے اور کہا: کیا تم لوگ مجھے مبارکبادی نہیں دو گے؟ مہاجرین نے سوال کیا: اے امیر المؤمنین آخر کس بات کی مبارکبادی؟ آپ نے عرض کیا: فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی بن ابو طالب کی بیٹی ام کلثوم کے ساتھ نکاح کی مبارکبادی، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میرے نسب اور سلسلے کے علاوہ قیامت کے دن تمام نسب اور سلسلے منقطع ہو جائیں گے، لہذا میری یہ خواہش ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میرا بھی کوئی سلسلہ اور نسب قائم ہو جائے.

اور آپ سے زید اور رقیہ تولد ہوئے، لیکن زید اپنی عین جوانی ہی میں سن ۴۵ھ انتقال فرما گئے (انتقال کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بنو عدی (آپ کے ماموں کا خاندان) کے دو گھرانے آپس میں جھگڑ رہے تھے، آپ ان کے درمیان صلح کی غرض سے نکلے لیکن اچانک کہیں سے ایک پتھر آپ کے سر پر آ لگا اور اسی سے آپ کی وفات ہو گئی، آپ اور آپ کی والدہ ام کلثوم کا انتقال ایک ہی وقت ہوا).

آپ کی نماز جنازہ آپ کے بھائی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، اور آپ کے دونوں ماموں حسن اور حسین رضی اللہ عنہم بھی نماز جنازہ میں شریک تھے. (تاریخ دمشق از ابن عساکر، زید بن عمر کی سوانح)

اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کے بطن سے تولد ہونے والی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی رقیہ بنت عمر سے بنو عدی کے ایک شخص ابراہیم بن نعیم بن نحام نے نکاح کیا. (الاصابۃ از ابن حجر، ابراہیم بن نعیم بن نحام کی سوانح)

مبرۃ الآل والأصحاب

# عثمان رضی اللہ عنہ نبوی گھرانے میں

آل اور اصحاب..
..محبت اور قرابت

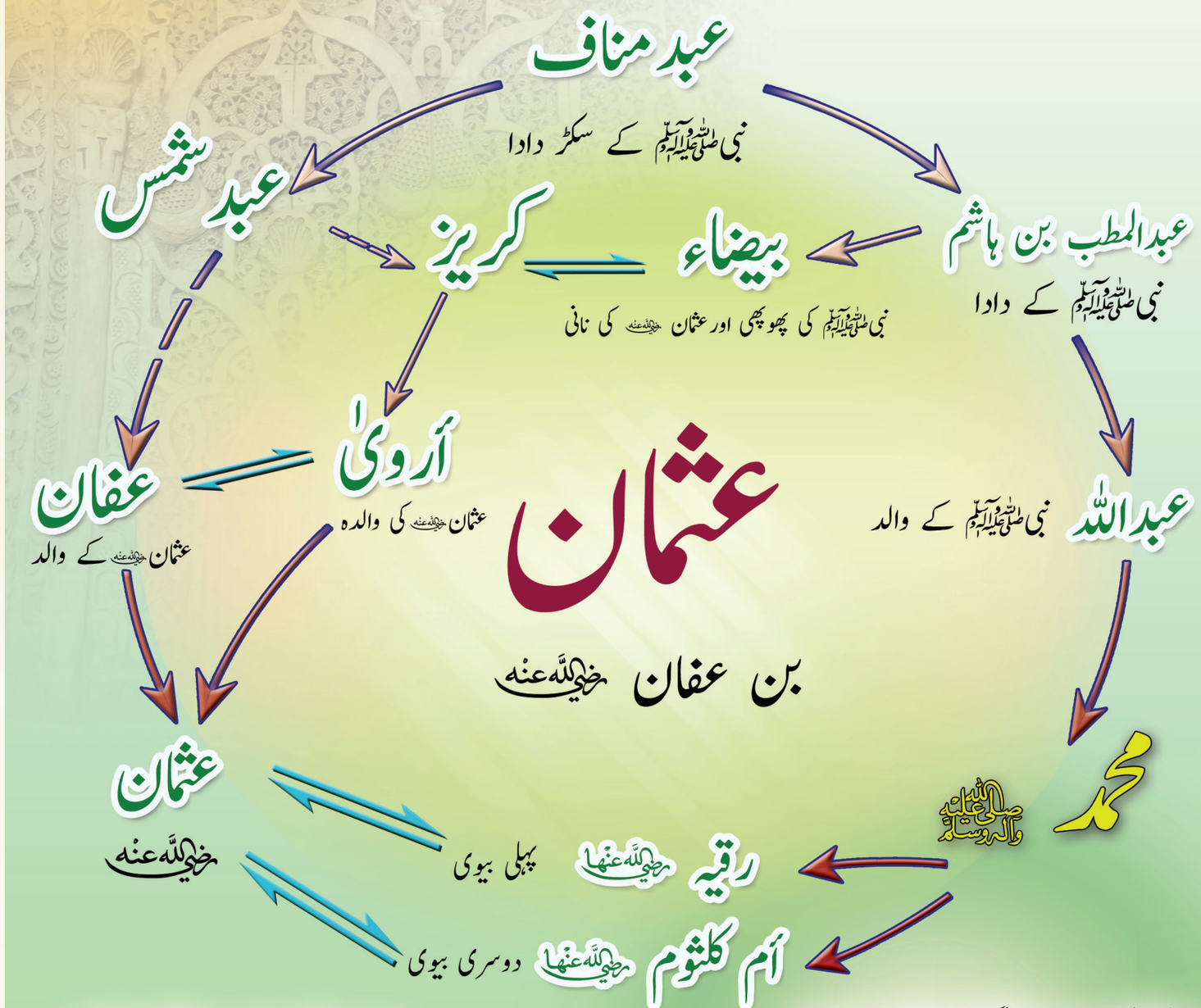


اس نقشے کی رو سے نبوی گھرانے کے ساتھ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے گہرے روابط کا پتہ چلتا ہے :

۱-آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبد مناف بن قصی بن کلاب پر آپ کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جاملتا ہے.

۲-آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بیٹیوں رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما سے شادی کی.

۳-آپ کی نانی ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد عبداللہ کی سگی اور جڑواں بہن ہیں.

( باپ اور اولاد کا تعلق )
( جد امجد کا تعلق )
( شادی کا تعلق )
رضی اللہ عنہ ( صحابی )

مصادر: سوانح، رجال اور تاریخ کی تمام کتابوں میں اس کا تذکرہ ملتا ہے، بر سبیل مثال:

-تاریخ الاسلام از ذہبی سن ۳۵ھ کے واقعات
-بحار الانوار از مجلسی ۲۰۱/۲۲
-الوافی بالوفیات از صفدی ۲۸/۲۰
-تاریخ الیعقوبی ۱۶۲/۲

# نواں پوسٹر

## عثمان رضی اللہ عنہ نبوی گھرانے میں

آپ امیر المؤمنین، تیسرے خلیفہ راشد، اور جنت کی خوشخبری پانے والے ان سابقین اولین میں سے ہیں جنہیں (حبشہ اور مدینہ) دونوں ہجرت کا شرف حاصل ہوا، آپ دور جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں میں معزز اور سردار رہے، آپ ہی کی خاطر درخت کے نیچے (بیعت رضوان) کا واقعہ پیش آیا، اس کے علاوہ آپ کے فضائل بے شمار ہیں.

مندرجہ ذیل چار رشتے داریوں سے نبوی گھرانے کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ کے گہرے روابط کا پتہ چلتا ہے:

۱- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سکڑ دادا عبد مناف بن قصی پر آپ کا نسب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب سے جاملتا ہے، گویا آپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں، آپ کا نسب اسطرح ہے: عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف.

۲- عثمان رضی اللہ عنہ کی والدہ اَروی بنت کریز کی ماں بیضاء بنت عبد المطلب ہیں، جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد عبد اللہ کی صرف سگی بہن ہی نہیں بلکہ جڑواں بہن بھی ہیں.

۳- پھر آپ کی وہ فضیلت اور وہ شرف جس کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا وہ ہجرت سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ کا نکاح، اور ان ہی کے ہمراہ حبشہ اور مدینہ کی جانب ہجرت کرنا ہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے آپ غزوہ بدر کے موقع پر اپنی اہلیہ ہی کی تیمارداری میں لگے رہے.

۴- اور جب رقیہ رضی اللہ عنہا وفات پائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دوسری صاحبزادی اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ کے ساتھ کردیا، اور وہ اپنی وفات (سن ۹ھ) تک آپ ہی کی زوجیت میں رہیں.

آلِ بیت کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ اور آلِ عثمان کے تعلقات اور رشتے داری کا مزید تذکرہ آئندہ صفحات میں آئے گا.

in side al al walashab.indd 25 1/9/18 2:42 PM

# حسن بن

## امیر المؤمنین اور پانچویں

## آپ کے بعض فضائل

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: (اے اللہ تو اس سے محبت کر اور اس سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت کر). صحیح بخاری، حدیث نمبر(۲۰۱۶)، صحیح مسلم، حدیث نمبر(۲۴۲۱).

عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا: (دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں ) صحیح .بخاری، حدیث نمبر(۳۵۴۳).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا : (حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں)،مسند احمد، حدیث نمبر(۱۱۰۱۲)، السنن الکبری از نسائی، حدیث نمبر(۸۵۲۵)، ترمذی ،حدیث نمبر(۳۷۶۸).

## پانچویں خلیفہ

رسول اللہ ﷺ کے غلام سفینہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس سال خلافت رہے گی , اس کے بعد ملوکیت(بادشاہت) ہوگی)(۱). اللہ کے نبی ﷺ کے بعد چاروں خلفائے راشدین کا دور خلافت اور خلافت حسن رضی اللہ عنہ کے پانچ ماہ شمار کئے جائیں تو تیس سال مکمل ہوتے ہیں(۲)،جن پانچ ماہ کے بعد حسن رضی اللہ عنہ نے معاویہ تکے ہاتھ پر خلافت سے دستبرداری اختیار کی تھی, اس طرح مذکورہ بالا حدیث میں جو پیشن گوئی آئی ہے وہ مکمل ہوگئی.

## جہاد میں آپ کی شرکت

سن ۳۰ھ عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں پیش آئے اس غزوہ میں سعید بن العاص اموی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں حسن ،حسین، عبد اللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عبد اللہ بن جعفر، عبد اللہ بن زبیر، اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم نے شرکت کی،مدینہ سے طبرستان تک کی آنے اور جانے کی کل مسافت تقریبا (۴۰۰۰) کیلو میٹر ہے(۹).




| بیوی | بچے |
|---|---|
| أم اسحاق بنت طلحة بن عبيد الله رضی اللہ عنہ | ان سے تولد ہوئے: طلحہ (۳) |
| مليكة بنت احنف بن قيس | ان سے تولد ہوئے: أبو بكر بن حسن رضی اللہ عنہ شہید کربلاء؛ أم حسن بنت حسن رضی اللہ عنہ (۴) عبداللہ بن زبیر بن عوام نے آپ سے شادی کی |
| أم بشير بنت ابي مسعود انصاري بدري رضی اللہ عنہما | ان سے تولد ہوئے: زید رضی اللہ عنہ (۵) |
| خوله بنت منظور فزاری (۶) | ان سے تولد ہوئے: 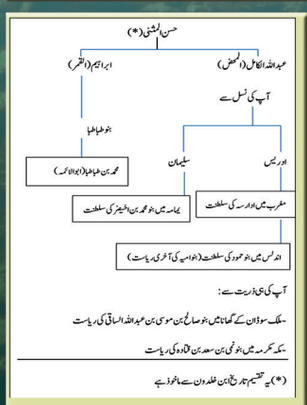 |
| حفصه بنت عبدرحمن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما (۷) جعفر صادقؒ کی والدہ ام فروہ کی یہ خالہ ہیں، اور یہ بھی کہا گیا کہ حسینؒ نے آپ سے شادی کی | |
| حسن رضی اللہ عنہ کے تقریبا ۱۶ بچے تھے، جن میں ۱۱ بیٹے اور باقی بیٹیاں تھیں(۸) | |



## مراجع


۱. سنن ابوداود(۴۶۴۷)۔ سنن ترمذی ۳۴۱/۳ (۲۲۲۶)،مسند احمد ۲۲۰/۵ (۲۱۹۶۹)، دیکھیں حسن رضی اللہ عنہ کی سیرت پر شائع مبرہ کی کتاب .

۲. آپ کے پانچویں خلیفہ ہونے کی صراحت مندرجہ ذیل کتب میں آئی ہے: البدایۃ والنہایۃ(۱۵/۸)، شرح الطحاویہ(۵۴۵)، احکام القرآن ابن العربی(۱۷۲۰/۴)، شرح النووی علی صحیح مسلم(۲۰۱/۱۲)، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری(۲۴/۲۴)، فیض القدیر(۴۰۹/۲)، الصواعق المحرقۃ(۳۹۷/۲).

۳. المجدی فی انساب الطالبین تحقیق مہدی رجائی(ص/۲۰۲)

۴. المجدی فی انساب الطالبین(ص/۲۰۱-۲۰۲)، لباب الانساب از بیہقی(ص/۳۴۳)

۵. عقود الذھب فی جمہرۃ انساب العرب از ابن حزم(ص/۱۸۵)، تھذیب الانساب از عبیدلی(ص/۳۳)

۶. دیکھیں مبرہ کی کتاب(الحسن المثنی وابنہ عبداللہ)

۷. تاریخ دمشق(منذر بن زبیر کے حالات)، المحبر از ابن حبیب(ص/۴۴۸)

۸. جمہرۃ انساب العرب از ابن حزم(ص/۳۸)، ابناء الامام فی مصر والشام از ابن طباطبا(ص/۷۷)

اہل بیت اور صحابہ

محبت اور قرابت

# علی رضی اللہ عنہ

## ویں خلیفہ (۳ھ – ۴۹ھ)

## ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ آپ کے تعلقات

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں حسن رضی اللہ عنہ کی عمر تقریباً ۹ برس تھی، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آپ سے محبت کا ایک واقعہ صحیح بخاری میں اس طرح درج ہے کہ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابو بکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلے تو دیکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ آپ نے ان کو اپنے کندھے پر بٹھا لیا اور فرمایا: میرے والد تم پر قربان ہوں تم میں نبی کریم ﷺ کی شباہت ہے، علی کی نہیں. اور علی رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے(۱۱).

## عمر فاروقؓ کے ساتھ آپ کے تعلقات

حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی عمر ۱۱برس سے ۲۱ برس ہونے تک عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ پایا ہے.

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حسن اور ان کے بھائی حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کے چند نمونے:

۱- آپ نے جتنا وظیفہ بدری کبار صحابہ کیلئے مقرر کیا اتنا ہی آپ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کیلئے بھی مقرر کیا، اتنا ہی نہیں بلکہ جب فارس کا مال غنیمت آیا توآپ نے تمام صحابہ سے پہلے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو اس مال سے عطا کیا(۱۲).

۲- یمن سے جب کپڑے آئے تو اس میں کوئی ایسا کپڑا نہیں تھا جو حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کیلئے مناسب ہوتا، لہذا آپ نے اپنے قاصد کو یمن روانہ کیا اور ان دونوں کیلئے کپڑے منگوائے پھر فرمایا : اب میرے دل کو اطمینان نصیب ہوا ہے(۱۳).

۳- وظیفے کی تقسیم میں جب آپ نے اپنے فرزند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو فوقیت دی، تو عبداللہ نے عرض کیا: ان دونوں کو آپ مجھ پر فوقیت دے رہے ہیں جبکہ مجھے صحبت اور ہجرت دونوں شرف حاصل ہیں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: چپ رہو، ان دونوں کے والد تمہارے والد سے اور ان دونوں کی والدہ تمہاری والدہ سے افضل ہیں(۱۴).

## عثمان ذو النورین کے ساتھ آپ کے تعلقات

حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی عمر کے تیس برس ہونے تک عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ پایا ہے،اورآپ کی خلیفہ راشد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سےآپ کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب فتنہ پروروں نے آپ کا محاصرہ کرلیا تو حسن رضی اللہ عنہ اپنی دونوں تلوار کھینچ کرآپ کی حفاظت کیلئے نکل آئے،جبکہ عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ اپنی تلوار نیام میں رکھ لیں اور اپنے والد کے پاس چلے جائیں، لیکن آپ نے اس سے انکار کردیا یہاں تک کہ زخمی حالت میں آپ کو وہاں سے لے جایا گیا(۱۵).

## خلافت سے بے رغبتی اور مسلمانوں کے خون کی حفاظت

نبی ﷺ کے فرمان: (میرا یہ بیٹا سردار ہے ، اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا)(۱۶).کو پورا کرتے ہوئے اس نوجوان سردار نے قوت اور طاقت کے حصول کے باوجود رب کی رضا کی خاطر مسلمانوں کے خون کی حفاظت کیلئے اپنی خلافت کے پانچ ماہ بعد سن ۴۰ھ میں بخوشی معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں اپنی خلافت سے دستبرداری کا اعلان کیا، لہذا یہ سال (عام الجماعۃ یعنی اجتماعیت کا سال) کہلایا، کیونکہ تمام مسلمان اختلاف کے بعد ایک حاکم کے تحت جمع ہوگئے.

حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ خلافت کے خواہشمند ہیں، تو آپ نے فرمایا: عرب میرے ساتھ تھے، میں جس سے جنگ کرتا وہ اس سے جنگ کرتے اور میں جس سے صلح کرتا وہ بھی صلح کرتے، لیکن میں نے اللہ کی خاطر خلافت سے دستبرداری اختیار کی ہے(۱۷).




## المراجع


۹. تاریخ طبری(۲۷۰/۵)، الکامل فی التاریخ(۳۰ھ کے واقعات)، تاریخ ابن خلدون(۱۳۵/۲)

۱۰. تاریخ ابن خلدون(۱۲۸/۲)

۱۱. صحیح بخاری (۳۳۴۹)

۱۲. الخراج از ابن یوسف(ص/۴۳)، مصنف عبدالرزاق(۱۰۰/۱۱)، سیر اعلام النبلاء(۲۵۹/۳)

۱۳. شرح نہج البلاغہ از ابن ابی الحدید(۲۱۵/۱۲)

۱۴. بحارا لانوار از مجلسی(۳۸/۱۰)، مناقب آل ابی طالب ازابن شہر آشوب(۲۶۹/۲)

۱۵. مصنف ابن ابی شیبہ(۲۲۴/۱۵)، تاریخ دمشق(عثمانؓ کے حالات)(۳۹۰/۳۹)، مسند اسحق بن راہویہ(۲۰۸۸)، کتاب الشریعۃ از آجری(۴۳۴)، البدایۃ والنہایۃ(۳۶/۸)

۱۶. صحیح بخاری(۲۷۰۴) ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی

۱۷. انساب الأشراف از بلاذری(۴۹/۳)


in side al al walashab.indd 27 1/9/18 2:43 PM

# حسین بن علی

مبرّة الآل والأصحاب

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین

## آپ کی اولاد:

علی (زین العابدین)، محمد، جعفر، علی الأکبر، سکینہ، اور فاطمہ (عمر، عبد اللہ الرضیع، اور علی الأصغر کے متعلق اختلاف ہے) (۱).

## آپ کے بھائی اور بہن:

علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے کئی لڑکے تھے، جن میں چند مشہور یہ ہیں:

- حسن رضی اللہ عنہ (سگے بھائی)
- محمد (ابن الحنفیہ)
- ابو بکر، عباس، عثمان، جعفر اور عبداللہ، (تمام کے تمام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے)
- عمر بن علی (علی رضی اللہ عنہ کے فرزندان میں سب سے اخیر وفات پانے والے)

اورآپ کی کئی بہنیں ہیں جن میں سے مشہور یہ ہیں: زینب، اُم کلثوم، خدیجہ، میمونہ، رملہ اور جمانہ(۲).

## جہاد میں شرکت




## آپ کے داماد:

### فاطمة رضی اللہ عنہا

آپ کے خاوند

۱. الحسن بن الحسن ابن علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہم

۲. عبد الله بن عمرو ابن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم

تاریخ بغداد از خطیب بغدادی(۳۶۸/۵)، سیر اعلام النبلاء (۲۶۵/۱۱)، انساب الاشراف از بلاذری (حسینؓ کے بیٹوں کا بیان)، اعیان الشیعۃ از محسن الامین(۴۹۲/۳)، التاریخ الاوسط از امام بخاری(۳۴۵/۱)، تاریخ دمشق از ابن عساکر (۱۷۰/۹)، المحبر از ابن حبیب (ص/۴۳۸)، مرآۃ الجنان از یافعی(۱۱۷/۱)، مقاتل الطالبین (ص/۱۲۰) (مؤرخین کے مابین سکینہ کے خاوندوں کی ترتیب میں اختلاف پایا جاتاہے، یاد رہے کہ ان میں سے تین تو بس شادی کے چند عرصے بعد ہی انتقال فرماگئے)

### سكينة رضی اللہ عنہا

آپ کے خاوند

۱. عبد الله بن الحسن ابن علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہم

۲. مصعب بن الزبير ابن العوام رضی اللہ عنہم

۳. الأصبغ بن عبد العزيز ابن مروان بن الحكم

٤. زيد بن عمرو ابن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم

٥. عبد الله بن عثمان بن عبد الله ابن حكيم بن حزام رضی اللہ عنہم

٦. إبراهيم بن عبد الرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہم

۱. سیر أعلام النبلاء (۳۱۴/۵)، نسب قریش از ابن بکار (۵۷/۵)
۲. الارشاد از مفید (ص/۲۴۸)، تاریخ طبری (۳۵۹/۴) نسب قریش (۴۰/۲)
۳. تاریخ طبری (۲۷۰/۵)، الکامل فی التاریخ از ابن اثیر (۴۰ھ کے واقعات)، تاریخ ابن خلدون (۱۳۵/۲)
۴. البدایۃ والنہایۃ از ابن کثیر (۱۵۱/۸)، تاریخ طبری (۱۴۸/۶)، بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب از ابن عدیم (۸/۳)
۵. تاریخ ابن خلدون (۱۲۸/۲)
۶. منتہی الآمال از قمی (ص/۵۶۸)، نفس المہموم از عباس قمی (ص/۳۶۵)
۷. تاریخ طبری (۳۴۶/۴)، مقاتل الطالبین از ابو فرج اصفہانی (ص/۸۰)، أمالی الصدوق (ص/۲۲۶)
۸. بحار الانوار از مجلسی (۳۳۳/۴۴)، تاریخ دمشق از ابن عساکر (۲۱۶/۱۴)، اعیان الشیعۃ (ص/۲۶)، اللمحۃ الحسینیۃ از مرتضی مطہری (۱۲۹/۱)
۹. منہاج السنۃ از ابن تیمیہ (۵۵۷/۴)، تاریخ طبری (۳۳۹/۳)، بغیۃ الطالب فی تاریخ حلب از ابن عدیم (۳۸/۳)، الارشاد از مفید (۱۲۲/۲)
بحار الانوار از مجلسی (۱۴۶/۴۵)

۹. منہاج
الارشاد از
۱۰. البدا
اصفہانی (ص
۱۱. تاریخ
اصفہانی (ص
۱۲. السنۃ
۱۳. مجموع
۱۴. التذکر

# اہل بیت اور صحابہ کی باہمی محبت اور قرابت

# لی رضی اللہ عنہما

ولادت ۴ھ اور شہادت ۶۱ھ

## ین (رضی اللہ عنہما) نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں

(مسند احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ)

## آپ سے قتال کرنے والے

معرکہ سے قبل: کوفہ والے جوکہ اپنی اولاد کے ساتھ آپ سے لڑنے کی غرض سے نکلے(۶)

عین معرکہ میں: عبید اللہ بن زیاد(جس نے آپ سے لڑائی کا حکم دیا)، عمر بن سعد(فوج کا سردار)، اور وہ لشکر جس نے آپ سے لڑائی کی، اور خاص طور سے جن دو بدبختوں نے آپ کو شہید کیا وہ ہیں:

- سنان بن انس نخعی
- شمر بن ذی الجوشن(۷)

## آپ کا ساتھ چھوڑنے والے:

۱. کوفہ والے جنہوں نے خطوط بھیج کر آپ کو نکلنے پر آمادہ کیا(۸).

۲. یزید بن معاویہ، جس نے آپ کے قاتلین سے نہ ہی بدلہ لیا، اور نہ ہی ان کو سزادی، بلکہ صرف عبید اللہ بن زیاد کو ڈانٹنے اور آل حسین رضی اللہ عنہم کو مالی معاوضہ دینے ہی پر اکتفا کیا (۹).

## آپ کا ساتھ دینے والے

معرکہ سے قبل: وہ صحابہ اور اہل بیت جنہوں نے آپ کو نہ نکلنے کا مشورہ دیا، مثلا: ابن عباس، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن زبیر، محمد بن علی (ابن الحنفیہ)، عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب، عبد اللہ بن مطیع، عبد اللہ بن عیاش، یزید بن الأصم، اور ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہم (۱۰).

عین معرکہ میں: آپ کے بھائی، مثلا: ابوبکر ،عباس، جعفر، اور عبدا للہ آپ کے بیٹے، بھتیجے اور آپ کے چند ساتھی، جیسے حر بن یزید تمیمی(۱۱)

معرکہ کے بعد: وہ علماء جنہوں نے آپ کے قاتلین کو فاسق اور غیر عدل قرار دیا، جن میں سے چند یہ ہیں:

- ابوبکر بن خلال، آپ نے فرمایا: اللہ کی ان پر لعنت ہو جنہوں نے حسین بن علی کو قتل کیا، اور لعنت ہو ان پر جنہوں نے عمر بن خطاب، عثمان اور علی کو قتل کیا(۱۲).
- تقی الدین ابن تیمیہ ، آپ نے فرمایا: جنہوں نے حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ، یا قاتلین کی مدد کی، یا ان کے قتل پر رضامندی کا اظہار کیا ان تمام پر اللہ کی ، اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو(۱۳).
- قرطبی ، آپ نے حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے قاتلین کے متعلق یہ فرمایا: اللہ آپ پر رحم کرے اور آپ کے قاتلین پر رحم نہ کرے، اور فرمایا: اللہ آپ سے راضی ہوجائے اور آپ کے قاتلین سے راضی نہ ہو(۱۴).

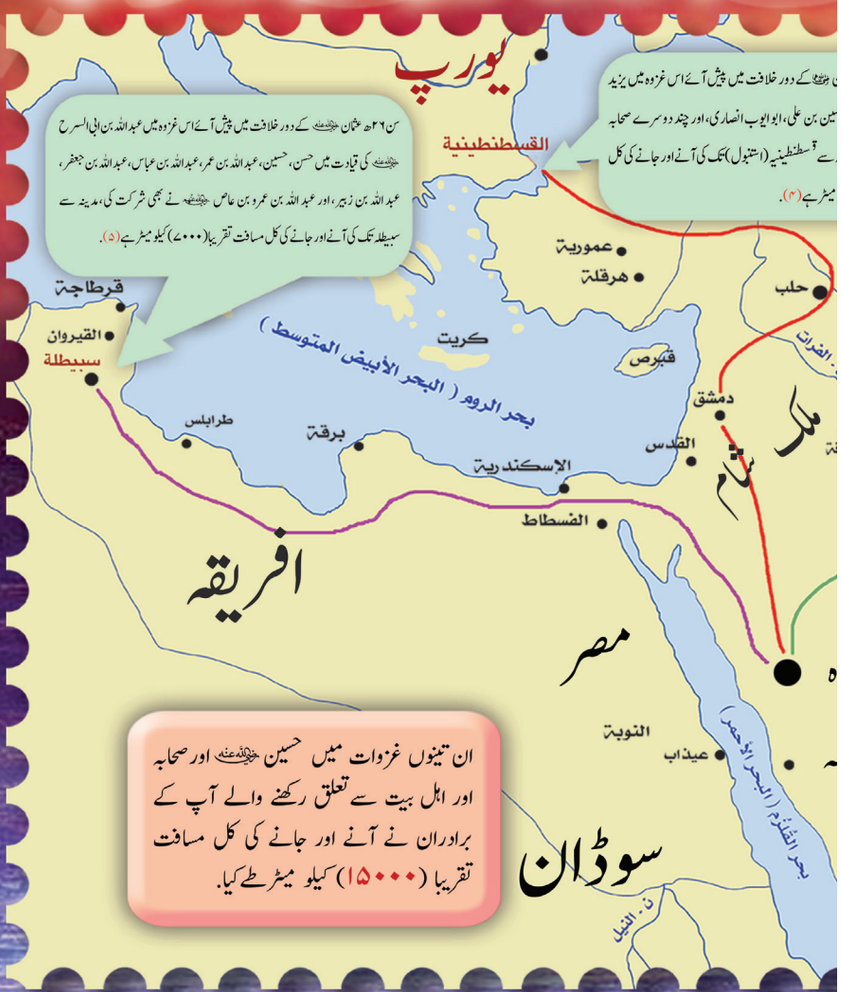


۹. منہاج السنۃ از ابن تیمیہ (۵۵۷/۴)، تاریخ طبری (۳۳۹/۳)، بغیۃ الطالب فی تاریخ حلب از ابن عدیم(۳۸/۳)، الارشاد از مفید(۱۲۲/۲) بحارالانوار از مجلسی(۱۴۶/۴۵)

۱۰. البدایۃ والنہایۃ (۱۷۴/۸)، تاریخ دمشق (۲۰۱/۱۴)، الفصول المہمۃ از ابن صباغ(۸۰۲/۲)، مقاتل الطالبین از اصفہانی(ص/۷۳)، بحارا لانوار از مجلسی(۱۸۵/۴۴)

۱۱. تاریخ طبری (۳۴۳/۴)، اعیان الشیعۃ از محسن الأمین (۳۰۲/۲)، شرح الاخبار از نعمانی (۱۷۷/۳)، مقاتل الطالبین از اصفہانی(ص/۷۵)

۱۲. السنۃ از امام خلال (۵۲۲/۳)

۱۳. مجموع الفتاوی از ابن تیمیہ(۴۸۷/۴)، منہاج السنۃ النبویہ از ابن تیمیہ(۵۵۰/۴)

۱۴. التذکرہ از قرطبی(۲۱۵/۲)

مبرة الآل والأصحاب

# آل نبی ﷺ اور آل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کے مابین رشتے داریاں

اہل بیت اور صحابہ کی باہمی

محبت اور قرابت

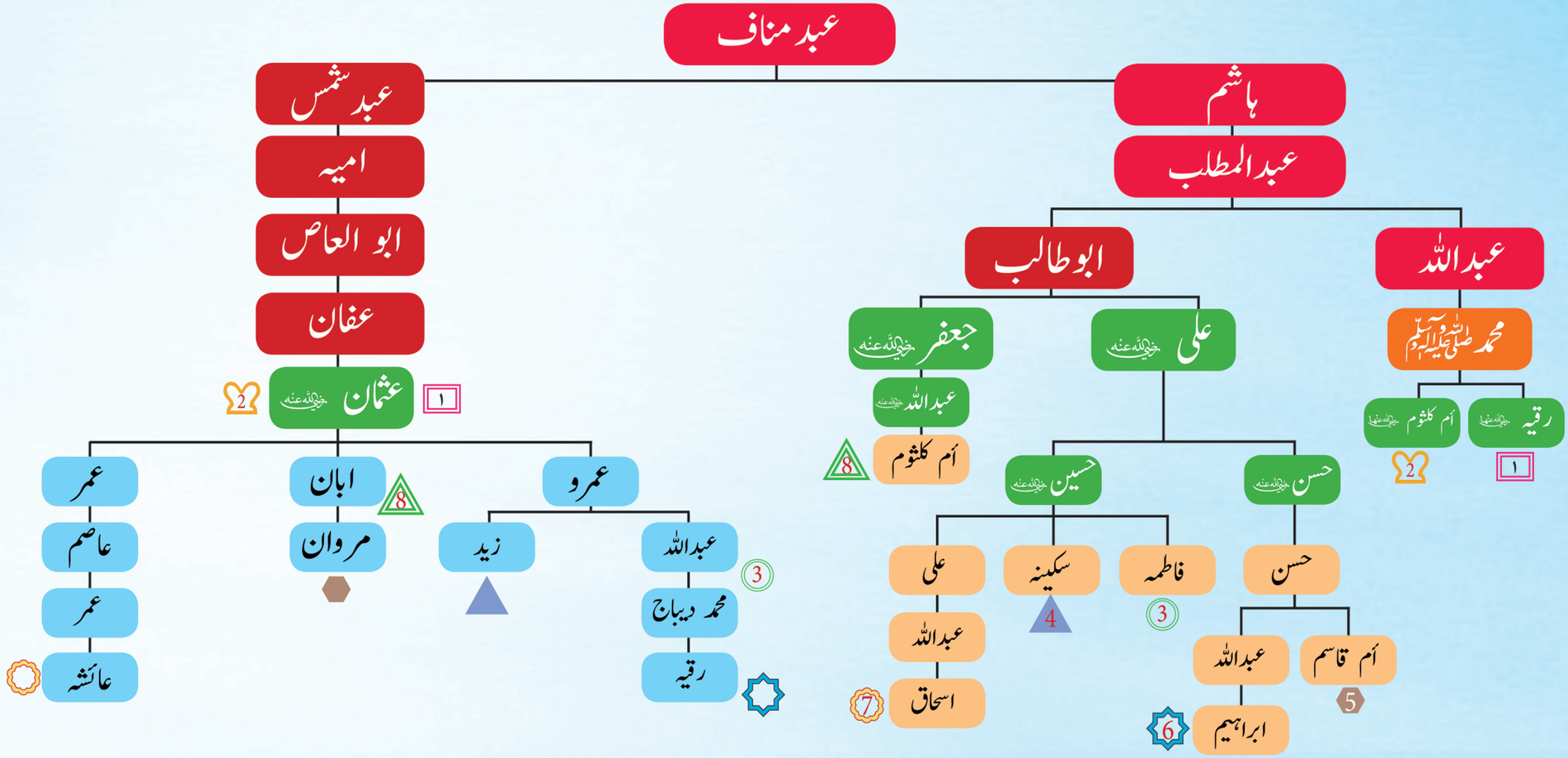


ضروری نوٹ: اس شجرہ طیبہ میں بعض رشتے داریوں اور نسب کا تذکرہ کیا گیا ہے تمام کا احاطہ نہیں کیا گیا

فرمان الٰہی ہے : محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں, اور جو آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں(سورۃ فتح/۲۹)

اس شجرہ طیبہ کی بنیاد پر مسلمانوں کی مستند کتابیں گواہ ہیں کہ آل بیت اور صحابہ باہم متفق تھے اور وقوع فتنہ سے قبل اور بعد بھی ان کے درمیان رشتے داریاں قائم تھیں جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان کی باہمی دوستی اور محبت ان کی اولاد میں بھی نسل در نسل برقرار رہی، لہذا تاریخ میں ہوئی دسیسہ کاریوں سے ہوشیار رہیں.

صحابی نمبر ،رمزی شکل اور رنگ کی مطابقت آل نبی ﷺ اور آل عثمان کی دونوں معزز شخصیات کے بیچ رشتے داری کو واضح کرتی ہے

## اہم مراجع اور مصادر


- تاریخ دمشق از ابن عساکر
- الطبقات الکبری از ابن سعد
- جمهرة انساب العرب از ابن حزم
- نسب قریش از زبیر بن بکار
- عمدة الطالب از ابن عنبه
- انساب الاشراف از بلاذری
- تاریخ الیعقوبی
- مقاتل الطالبین از ابو الفرج اصفہانی
- منتہی الآمال از عباس قمی
- المحبر از ابن حبیب
- الاصبلی از ابن طقطقی
- کشف الغمۃ از اربلی



مبرة الآل والاصحاب فون: 2560203- فیکس: 2560346 پوسٹ بکس:12421 الشامیہ پوسٹل کوڈ:71655- کویت

www.almabarrah.net Email: almabarrah@gmail.com



1/9/18 2:43 PM

in side al walashab.indd 30

# بارہواں پوسٹر

## آل نبی ﷺ اور آل عثمان رضی اللہ عنہ کے مابین رشتے داریاں

اس پوسٹر سے آل نبی ﷺ اور آل عثمان رضی اللہ عنہ کے مابین استوار ہونے والی آٹھ سسرالی رشتے داریاں واضح ہوتی ہیں،اسی طرح یہ چند امور بھی واضح ہوتے ہیں:

۱- عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کی آل کا نسب نبی ﷺ کے سکڑ دادا عبد مناف پر جاملتا ہے.

۲- نبی ﷺ کی دو صاحبزادیاں رقیہؓ اور ام کلثومؓ کا عقد نکاح عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا.

۳- ان کی آپس میں رشتے داریاں نسل در نسل قائم رہیں (پوسٹر ملاحظہ کریں).

۴- ان میں سے دو شادیاں حسنی گھرانے میں ہوئیں تو تین شادیاں حسینی گھرانے میں ہوئیں.

اور یہ معلوم ہے کہ ازدواجی تعلقات سے خاندانوں میں قربت اور تعلقات مزید مستحکم ہوتے ہیں،اور رشتے داریوں کی کثرت آپسی محبت اور خلوص کی دلیل ہوا کرتی ہے، تو بھلا نسل در نسل آلِ بیت اور صحابہ کی باہمی سسرالی رشتے داری کیا ان کی آپسی محبت اور ان کی نبوی تربیت کا اثر نہیں؟

ذرا سوچیں.. کیا آپ اسے اپنا داماد بنانا چاہیں گے یا خود آپ اس کے داماد بننا چاہیں گے جس کے اخلاق یا دین دونوں مشتبہ ہوں، یا جس کی دشمنی کا آپ کو اندیشہ ہو؟

اگر آپ یہ اپنے لئے پسند نہیں کرتے ہیں تو یہ یاد رکھیں کہ آل رسول اور اصحاب رسول ﷺ اسے بدرجہ اولی پسند نہیں کرتے ہیں.

# اہل بیت نبی ﷺ اوران کے چچازاد بھائیوں کے مابین رشتےداریاں

مبرۃ الآل والأصحاب

آل بیت اور صحابہ کی باہمی
محبت اور قرابت

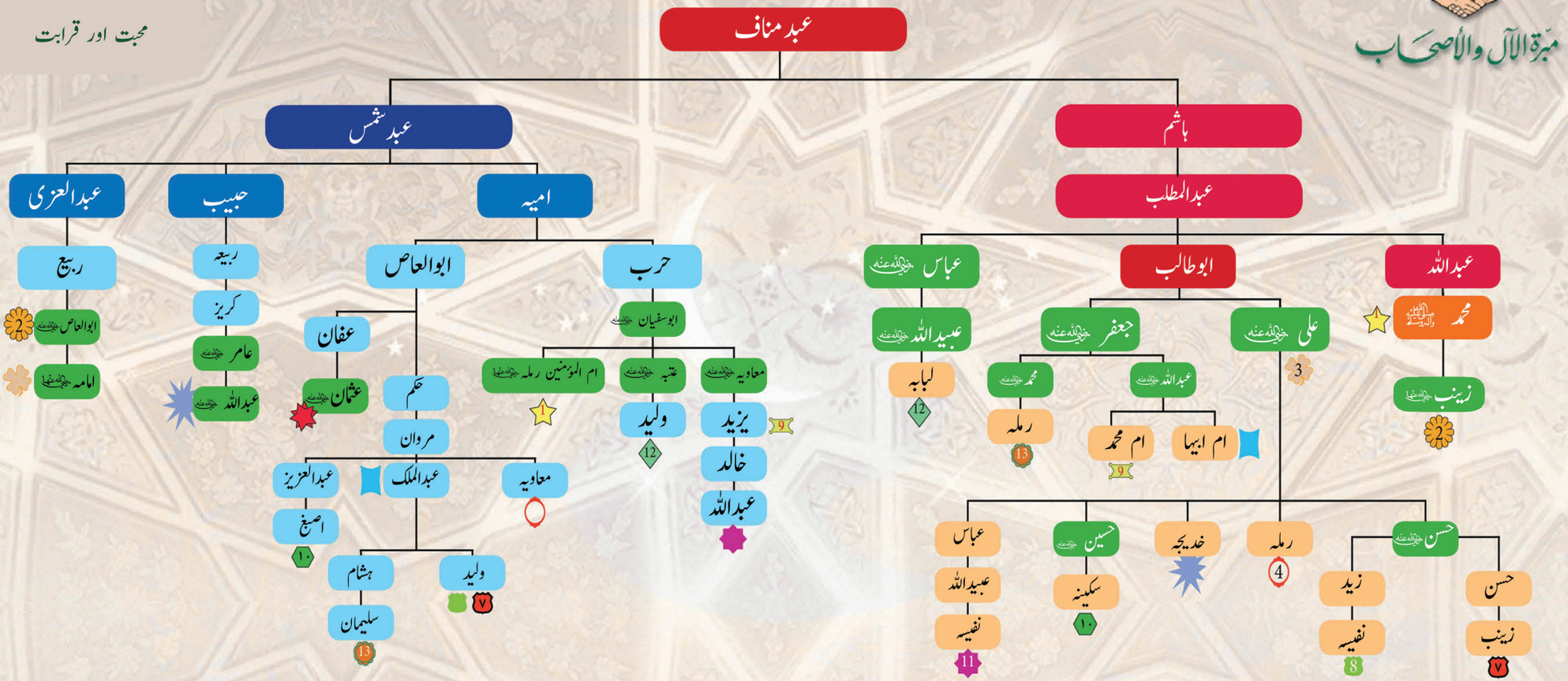


ہم نے عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کی ذریت کی اہل بیت کے ساتھ رشتےداریوں کو اس کی اہمیت اور کثرت کے باعث الگ ایک مستقل پوسٹر میں جگہ دینا مناسب سمجھا ہے

ضروری نوٹ: اس شجرہ طیبہ میں بعض رشتےداریوں اور نسب کا تذکرہ کیا گیا ہے تمام کا احاطہ نہیں کیا گیا

فرمان الٰہی ہے: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور جو آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں(سورۃ فتح/۲۹)

اس شجرہ طیبہ کی بنیاد پر مسلمانوں کی مستند کتابیں گواہ ہیں کہ آل بیت اور صحابہ باہم متفق تھے اور وقوع فتنہ سے قبل اور بعد بھی ان کے درمیان رشتےداریاں قائم تھیں جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان کی باہمی دوستی اور محبت ان کی اولاد میں بھی نسل در نسل برقرار رہی، لہذا تاریخ میں ہوئی دسیسہ کاریوں سے ہوشیار رہیں.

صحابی نمبر،رمزی شکل اور رنگ کی مطابقت بنوہاشم اور ان کے چچا زاد بھائیوں کی دونوں معزز شخصیات کے بیچ رشتےداری کو واضح کرتی ہے

## اہم مراجع اور مصادر


- تاریخ دمشق از ابن عساکر
- الطبقات الکبری از ابن سعد
- جمھرۃ انساب العرب از ابن حزم
- نسب قریش از زبیر بن بکار
- عمدۃ الطالب از ابن عنبہ
- انساب الاشراف از بلاذری
- تاریخ الیعقوبی
- مقاتل الطالبین از ابو الفرج اصفہانی
- منتہی الآمال از عباس قمی
- المحبر از ابن حبیب
- الاصیلی از ابن طقطقی
- کشف الغمۃ از اربلی



1/9/18 2:43 PM
in side al walashab.indd 32

# تیرہواں پوسٹر

## آل نبی ﷺ اور ان کے چچازاد بھائیوں کے درمیان رشتے داریاں

اس پوسٹر میں بہت زیادہ علمی مواد موجود ہے، اور ہم نے اس میں کچھ اور سسرالی رشتے داریاں بیان کی ہیں، جبکہ آلِ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی رشتہ داریاں ایک الگ پوسٹر میں بیان کی جاچکی ہیں، اس پوسٹر سے کئی حقائق آپ پر عیاں ہونگے، جن میں سے چند یہ بھی ہیں:

۱- اہل بیت معاشرے سے الگ تھلگ نہیں تھے، بلکہ نسل در نسل ان کے اور ان کے چچازاد بھائیوں کے درمیان رشتے داریاں قائم ہوتی رہی ہیں.

۲- اگر ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی شمار کرلیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کی تین صاحبزادیاں قریش کے اسی گھرانے میں بیاہی گئی تھیں.

۳- آلِ بیت کی آٹھ سسرالی رشتے داریاں آل عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ، چھ آل مروان بن حکم کے ساتھ اور چار آلِ ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ قائم ہوئی ہیں.

۴- تیرہ سسرالی رشتے داریاں آلِ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ استوار ہوئیں.

۵- ان میں سے اکثر رشتے داریاں جنگ جمل، صفین اور کربلاء کے بعد قائم ہوئیں.

۶- آلِ نبی ﷺ اور آلِ ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے مابین استوار ہوئی چار سسرالی رشتے داریوں میں سب سے عظیم اور سب سے افضل رشتے داری ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کا اللہ کے نبی ﷺ کی زوجیت میں آنا ہے. (نسب کے اعتبار سے اللہ کے نبی ﷺ کی سب سے قریبی بیوی).

in side al al walashab.indd 33 1/9/18 2:43 PM

آل بیت اور صحابہ باہم
رشتےدار اوردوست

# زبیر رضی اللہ عنہ نبوی گھرانے میں




اس نقشے کی رو سے نبوی گھرانے کے ساتھ حواری رسول ﷺ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے گہرے روابط کا پتہ چلتا ہے :

۱- نبی اکرم ﷺ کے آپ چچازاد بھائی ہیں کیونکہ قصی بن کلاب پر آپ کا نسب نبی ﷺ کے نسب سے جاملتا ہے.

۲-نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے آپ فرزند ہیں.

۳-ام المؤمنین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے آپ بھتیجے ہیں.

۴-سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کے آپ ماموں زاد بھائی ہیں.

باپ اور اولاد کا رشتہ

جد امجد کا تعلق صحابی رضی اللہ عنہ

**مصادر :** سوانح، رجال اور تاریخ کی تمام کتابوں میں اس کا تذکرہ ملتا ہے، برسبیل مثال:

- سیر أعلام النبلاء از ذہبی ۴۳/۱
- الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ از ابن حجر (زبیر رضی اللہ عنہ کی سوانح)
- القواعد والفوائد از محمد بن مکی عاملی ۳۲۷/۲
- مستدرکات علم الرجال از علی نمازی شاہرودی ۴۱۹/۳

# چودھواں پوسٹر

زبیر بن عوام، نبوی گھرانے میں

آپ اللہ کے نبی ﷺ کے حواری (خاص اور مددگار) ابو عبداللہ زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی بن کلاب قرشی اسدی ہیں.

آپ ﷺ کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے آپ فرزند ہیں، اور بزبان رسالت جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ میں سے ایک ہیں، اور آپ شوری کمیٹی کے چھ ممبران میں سے ہیں، آپ کی والدہ آپ کو اپنے بھائی زبیر بن عبدالمطلب کی کنیت ابو طاہر سے پکارا کرتی تھیں، لیکن آپ نے اپنے فرزند عبداللہ کی جانب نسبت کرتے ہوئے اپنی کنیت ابو عبداللہ رکھی، اور یہی کنیت مشہور ہے.

آپ نے بارہ برس یا آٹھ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا.

نبوی گھرانے کے ساتھ آپ کے روابط کئی جانب سے ہیں:

۱- نبی ﷺ کے چوتھے نمبر دادا قصی بن کلاب پر آپ کا نسب نبی ﷺ کے نسب سے جاملتا ہے.

۲- آپ کی والدہ صفیہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم قرشیہ ہاشمیہ رضی اللہ عنہا ہیں، جو آپ ﷺ کی سگی پھوپھی اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی سگی بہن ہیں، اور ان کی والدہ آپ ﷺ کی خالہ ہالہ بنت وہب ہیں، صفیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح پہلے حارث بن حرب بن امیہ سے ہوا تھا، لیکن ان کی وفات کے بعد عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی نے آپ سے نکاح کیا، اور آپ سے زبیر اور سائب دو فرزند ہوئے، آپ اسلام لے آئیں اور اپنے لڑکے زبیر کے ساتھ آپ نے ہجرت کی، اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک بقید حیات رہیں.

۳- آپ کی پھوپھی اُم المؤمنین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں، جو سب سے پہلے ایمان لانے والی خاتون ہیں، اور دنیا جہاں کی خواتین کی سردار ہیں.

۴- اس طرح فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ، زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی زاد بہن ہوتی ہیں.

اسی وجہ سے ہم ببانگ دہل کہہ سکتے ہیں... زبیر نبوی گھرانے میں ہیں!.

in side al al walashab.indd 35 1/9/18 2:43 PM

مبرّة الآل والأصحاب

# آل علی بن ابوطالب اور آل زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کے مابین رشتے داریاں

آل بیت اور صحابہ کی باہمی محبت اور قرابت

**۱۰۰** سال کے عرصے میں آل علی اور آل زبیر رضی اللہ عنہم کے مابین ۱۴ رشتے داریاں قائم ہوئیں

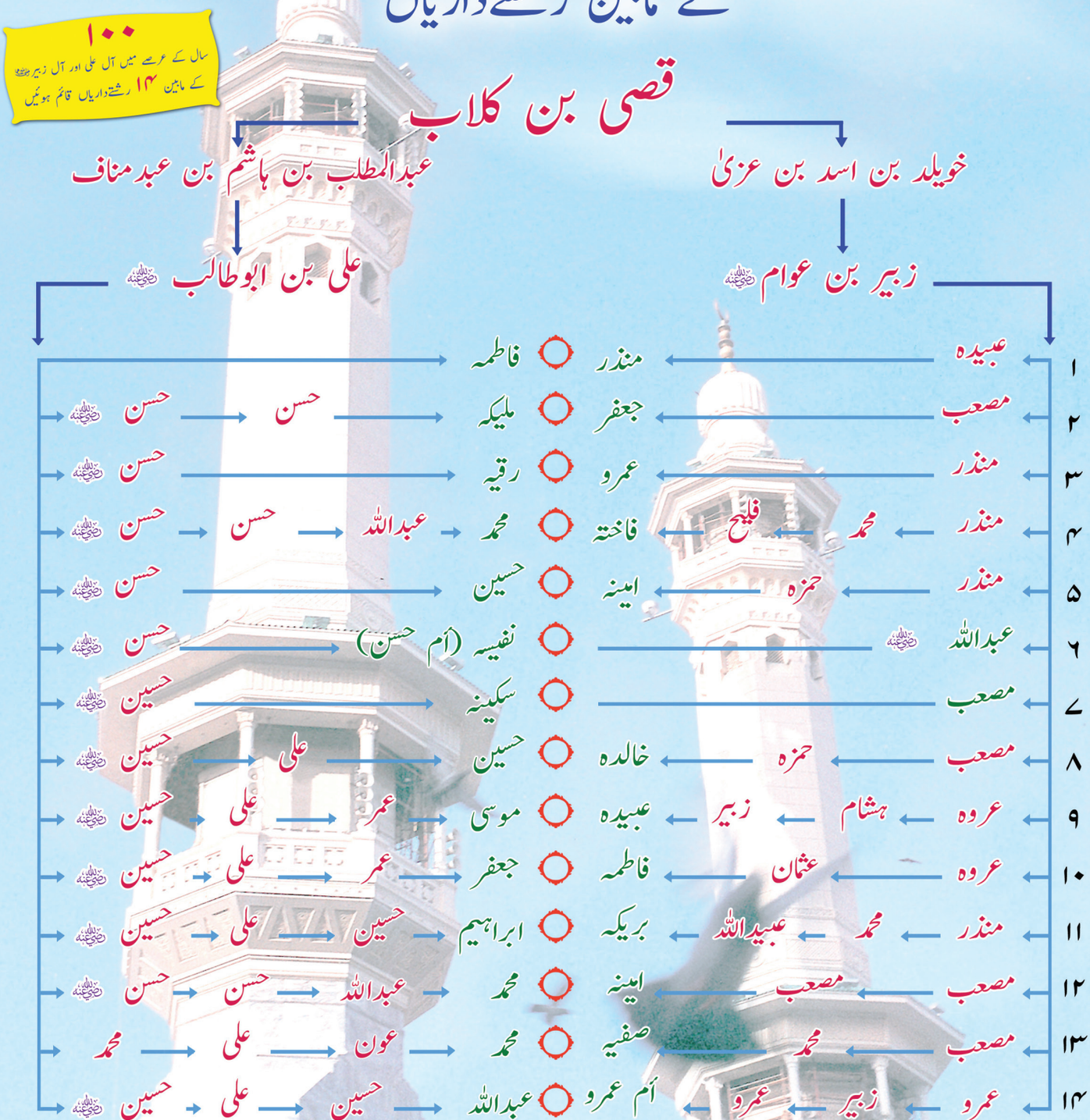


رضی اللہ عنہ صحابی — باپ اور اولاد کا رشتہ ○ ازدواجی رشتہ

**ضروری نوٹ:** اس شجرہ طیبہ میں چند رشتے داریوں اور نسب کا ذکر ہے تمام کا نہیں

فرمان الٰہی ہے: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور جو آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں(سورۃ فتح/۲۹)

اس شجرہ طیبہ کی بنیاد پر مسلمانوں کی مستند کتابیں گواہ ہیں کہ آل بیت اور صحابہ کی باہمی دوستی اور محبت ان کی اولاد میں بھی نسل در نسل برقرار رہی، لہذا تاریخ میں ہوئی دسیسہ کاریوں سے ہوشیار رہیں.


اہم مراجع اور مصادر

- المعارف از ابن قتیبہ ص/۲۲۴
- شجرۃ طوبی از محمد مہدی حائری ص/۱۲۰
- جمھرۃ انساب العرب از ابن حزم ص/۲۲، ۵۳، ۵۵
- سر السلسلۃ العلویۃ از ابو نصر بخاری ص/۸، ۶۹، ۷۸، ۷۹
- معجم رجال الحدیث از خوئی ۱۲/۷۶
- نسب قریش از زبیری ص/۱۹، ۲۶
- المحبر از ابن حبیب ص/۵۷
- مستدرکات علم الرجال از نمازی سوانح( ۸۲۲۶)
- المجدی فی انساب الطالبین از علی بن محمد علوی ص/۱۹۵
- الطبقات الکبری از ابن سعد ۵/۳۲۷



in side al al walashab.indd 36 1/9/18 2:43 PM

# پندرہواں پوسٹر

## آل علی اور آل زبیر رضی اللہ عنہم کے مابین رشتے داریاں

آل رسول اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باہمی محبت کے بیان کو آگے بڑھاتے ہوئے آل علی بن ابو طالب اور آل زبیر کی باہمی محبت کو خاص طور پر اس پوسٹر میں جگہ دی گئی ہے، جس میں یہ چند امور قابل غور ہیں:

۱- یہ تمام رشتے داریاں واقعہ جمل (۳۶ھ) کے بعد قائم ہوئیں، یہ خود اس بات کی واضح دلیل ہے کہ واقعہ جمل کے بعد بھی ان کے تعلقات کشیدہ نہیں ہوئے بلکہ ان کی آپسی محبت برقرار رہی، لہذا مستشرقین کا یہ کہنا کہ وہ آپس میں دشمن اور باہم حسد کرنے والے تھے محض ایک جھوٹا اور بے بنیاد دعوی ہے.

۲- صرف ایک صدی کے مختصر عرصے میں چھ نسلوں کے درمیان (۱۴) رشتے داریاں قائم ہوئیں.

۳- حسنی گھرانے میں (۶) رشتے داریاں قائم ہوئیں: آپ کے بیٹے کے ساتھ، آپ کی دو بیٹیوں (رقیہ اور نفیسہ) کے ساتھ، آپ کی پوتی (ملیکہ) کے ساتھ، اور آپ کے پوتے عبداللہ (النفس الزکیہ) کے ساتھ، جبکہ عبداللہ (النفس الزکیہ) نے زبیری گھرانے میں دو شادیاں کیں!

۴- حسینی گھرانے میں (۶) رشتے داریاں قائم ہوئیں، جن میں سے ایک حسین رضی اللہ عنہ کی لخت جگر سکینہ کے ساتھ تو پانچ رشتے داریاں علی بن حسین کے پوتوں کے ساتھ قائم ہوئیں.

۵- آلِ علی رضی اللہ عنہم کی مصعب بن زبیر کے گھرانے میں پانچ رشتے داریاں قائم ہوئیں.

in side al al walashab.indd 37 1/9/18 2:43 PM

# آل علی بن ابو طالب اور آل طلحہ رضی اللہ عنہم کے مابین رشتے داریاں

مبرۃ الآل والأصحاب

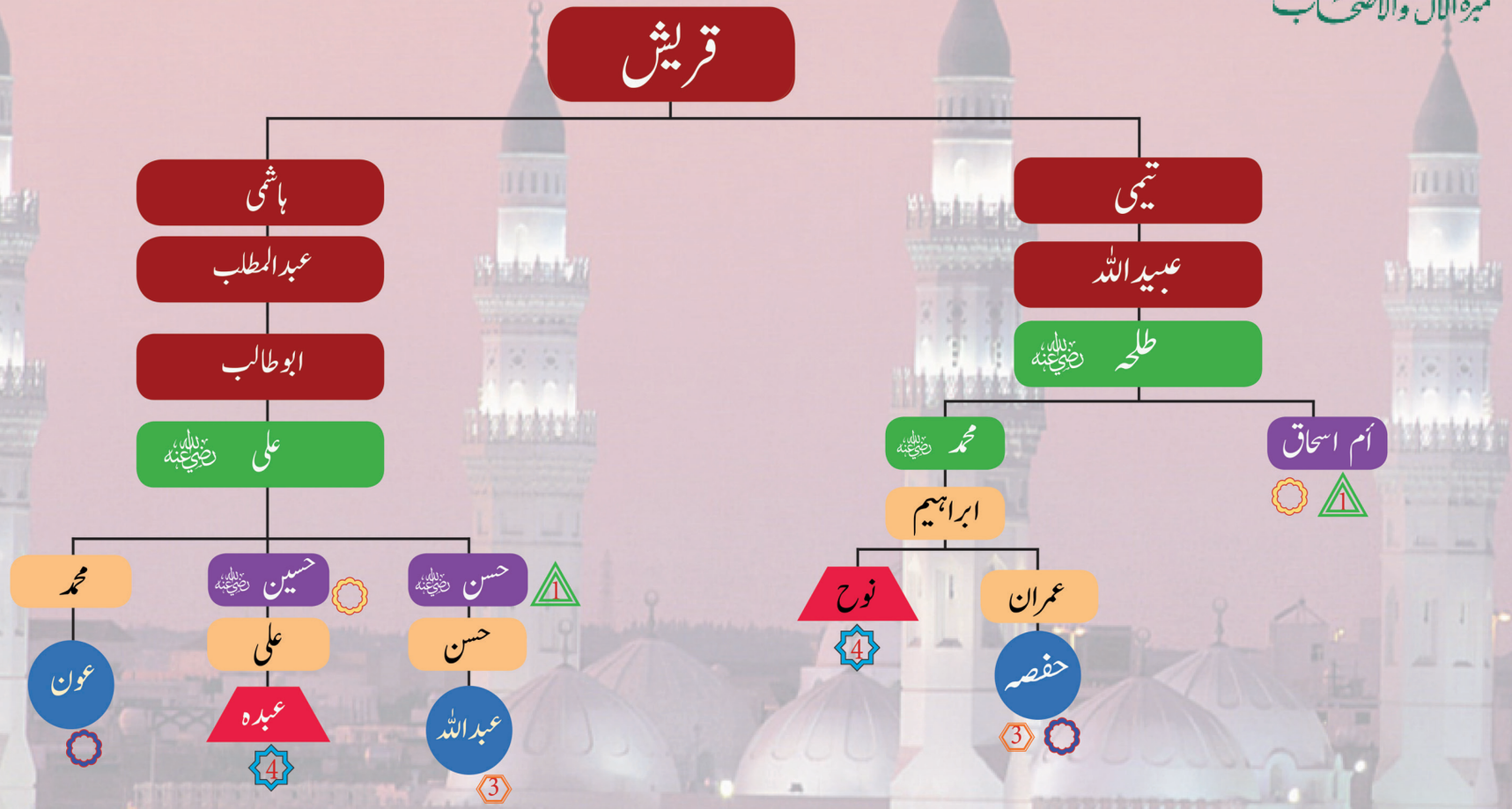


ضروری نوٹ: اس شجرہ طیبہ میں چند رشتے داریوں اور نسب کا تذکرہ کیا گیا ہے تمام کا احاطہ نہیں کیا گیا

فرمان الٰہی ہے: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور جو آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں(سورۃ فتح/۲۹)

اس شجرہ طیبہ کی بنیاد پر مسلمانوں کی مستند کتابیں گواہ ہیں کہ آل بیت اور صحابہ کی باہمی دوستی اور محبت ان کی اولاد میں بھی نسل در نسل برقرار رہی، لہذا تاریخ میں ہوئی دسیسہ کاریوں سے ہوشیار رہیں

رضی اللہ عنہ صحابی  نمبر، رمزی شکل اور رنگ کی مطابقت آل نبی ﷺ اور آل طلحہ کے دونوں معزز شخصیات کے بیچ رشتے داری کو واضح کرتی ہے

## اہم مراجع اور مصادر

-المعارف از ابن قتیبہ ص/۲۳۲
-جمھرۃ انساب العرب از ابن حزم ص/۵۲
-نسب قریش از زبیری ص/۲۵
-الارشاد از مفید ۱۳۰/۲
-انساب الأشراف از بلاذری ۴۷۴/۱
-مقاتل الطالبین از ابوالفرج اصفہانی ص/۱۲۲
-تاج المواليد از طبرسی ص/۳۵
-المحبر از ابن حبیب ص/۴۳۸، ۴۴۸، ۴۵۰

1/9/18 2:43 PM
in side al walashab.indd 38

# سولہواں پوسٹر

## آل علی اور آل طلحہ رضی اللہ عنہم کے مابین رشتے داریاں

اس پوسٹر کے ذریعہ اس بات کی مزید تائید ہو جاتی ہے کہ جنگ جمل کے بعد جو جھوٹی باتیں پھیلائی گئی ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ ان سے ہوشیار رہنا ہمارے لئے بے حد ضروری ہے، کیونکہ یہ بات غور طلب ہے کہ اگر ان کے دل میں واقعی دشمنی اور حسد کی آگ بھڑک رہی تھی تو کیا وجہ تھی کہ آلِ بیت نے آلِ زبیر کے ساتھ شادیاں کیں، جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے، اور آل طلحہ کے ساتھ بھی اپنی رشتے داریاں قائم رکھیں؟

آپ طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب قرشی تیمی ہیں، آپ کی کنیت ابو محمد ہے، آپ جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ میں سے ایک ہیں، آپ کا شمار ان آٹھ صحابہ میں ہوتا ہے جو پہلے پہل اسلام لے آئے، آپ ان پانچ صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، اور آپ شوریٰ کمیٹی کے چھ ممبران میں سے ہیں، اس کے علاوہ آپ کے دیگر فضائل کسی سے مخفی نہیں.

اس پوسٹر میں یہ چند امور قابل غور ہیں:

۱- حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی اُم اسحاق سے شادی کی، اور ان سے ایک بیٹا ہوا جس کا نام حسن رضی اللہ عنہ نے (طلحہ) رکھا.

۲- بلکہ حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے حسین شہید رضی اللہ عنہ نے ام اسحاق سے نکاح کر لیا! اور آپ سے جلیل القدر خاتون سیدہ فاطمہ (صغری) پیدا ہوئیں.

۳- کیا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنگ جمل میں شریک نہیں تھے؟ اور اگر جنگ جمل کی وہی صورت تھی جس طرح مستشرقین اور ان کے ہم پیالہ بیان کرتے ہیں تو کیوں نوجوانانِ جنت کے ان دونوں سرداروں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں شادیاں کیں؟ (تاریخی روایات کے ساتھ مطلب پرستوں نے بہت کھلواڑ کیا ہے لہذا ہوشیار رہیں)

۴- عبد اللہ (المحض) بن حسن بن حسن بن علی بن ابو طالب، اور عون بن محمد بن علی بن ابو طالب نے طلحہ رضی اللہ عنہ کی پوتی حفصہ بنت عمران بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے شادی کی!

۵- حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی پوتی عبدۃ بنت علی بن حسین نے طلحہ رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے نوح بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ کے ساتھ نکاح کیا! یہ امام باقر کی بہن، امام صادق کی پھوپھی اور علی زین العابدین کی بیٹی ہیں.

۶- قارئین کرام! دیکھا آپ نے کہ آل بیت اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح امت کو جوڑنے اور متحد رکھنے کا کام کیا ہے، یقیناوہ ہمارے لئے اسوہ اور نمونہ ہیں.

in side al al walashab.indd 39 1/9/18 2:43 PM

مبرۃ الآل والأصحاب

# حسین بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما کے داماد
# صحابہ کرام کی اولاد سے (رضی اللہ عنہم)

ذیل کی ساری رشتےداریاں واقعہ کربلا(۶۱ھ) کے بعد قائم ہوئی ہیں، صرف حسن المثنی کی شادی فاطمہ سے اور عبد اللہ بن حسن کی شادی سکینہ سے کربلاء سے قبل ہوئی ہے۔




سکینہ کی متعدد شادی کے کئی اسباب ہیں، ان میں سے یہ بھی ہے کہ بعض خاوند شہید ہوگئے یا قتل کردیئے گئے، تو بعض شادی کے کچھ دنوں بعد ہی رحلت فرماگئے جبکہ ایک نے آپ کو طلاق دے دی۔


**اہم مراجع ومصادر**

- تاریخ دمشق از ابن عساکر
- أعیان الشیعۃ از محسن امین عاملی
- منتہی الآمال از عباس قمی
- الطبقات الکبریٰ از ابن سعد
- انساب الأشراف از بلاذری
- المحبر از ابن حبیب
- جمھرۃ انساب العرب از ابن حزم
- تذکرۃ الفقہاء از حلی
- الأصیلی از ابن طقطقی
- نسب قریش از زبیر بن بکار
- مقاتل الطالبین از ابن فرج اصفہانی
- کشف الغمۃ ازاربلی


1/9/18 2:43 PM
inside al walashab.indd 40

# سترہواں پوسٹر

حسین بن علی بن ابو طالب کے داماد، صحابہ کرام کی اولاد سے

آئیں ذرا حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے خاص طور پر علی بن حسین اور ان کی دو بہنیں فاطمہ اور سکینہ کو دیکھیں، تحقیق سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ سب کے سب کربلاء میں اپنے والد حسین شہید رضی اللہ عنہ، اور اپنے سگے اور چچازاد بھائیوں کے ساتھ شریک ہوئے تھے، لیکن یہاں پر ہمیں جو بیان کرنا ہے وہ یہ ہے:

۱- حسین رضی اللہ عنہ کی لخت جگر فاطمہ (الصغری) کے شوہر حسن المثنی بن حسن بن علی بن ابو طالب تھے، جو کہ معرکہ کربلاء سے زخمی حالت میں نکلے تھے، حسن مثنی سے آپ نے سادات حسن (المثلث)، عبداللہ (المحض)، ابراہیم (الغمر) کو جنم دیا، اور اسی طرح آپ سے زینب تولد ہوئیں (جن سے اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک نے شادی کی)، اور اُم کلثوم بھی (جن سے ان کے ماموں زاد بھائی محمد باقر نے شادی کی).

۲- اور جب (تقریباً ۹۷ھ میں) حسن المثنی کا انتقال ہو گیا، تو عبداللہ (المطرف) بن عمرو بن عثمان بن عفان نے آپ سے نکاح کر لیا، اور آپ سے محمد (دیباج) اور ایک لڑکی پیدا ہوئے.

۳- آپ کی دوسری بیٹی سکینہ کے شوہر عبداللہ بن حسن بن علی بن ابو طالب ہیں، جن کو بعض کتب میں (قاسم) لکھا گیا ہے، آپ کی کنیت (ابو بکر) ہے، آپ واقعہ طف میں اپنے اہل بیت کے ساتھ شہید ہو گئے.

۴- آپ کی شہادت کے بعد سکینہ سے مصعب بن زبیر بن عوام نے نکاح کیا، اور آپ سے ایک لڑکی تولد ہوئی جس کا نام فاطمہ رکھا.

۵- سن ۷۱ھ میں مصعب بن زبیر کے قتل کے بعد عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن حکیم بن حزام سے آپ نے نکاح کیا، اور آپ سے عثمان (قرین)، حکیم اور ربیحہ تولد ہوئے.

۶- پھر عبداللہ بن عثمان کی وفات کے بعد زید بن عمرو بن عثمان بن عفان نے آپ سے شادی کی.

۷- اور جب آپ کا بھی انتقال ہو گیا تو ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف نے آپ سے نکاح کیا، لیکن تین ماہ کے بعد ہی آپ کو طلاق بھی دے دی.

۸- ان کے بعد خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز کے بھائی، اصبغ بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم نے آپ سے شادی کی، اور کچھ عرصے بعد ہی ان کا بھی انتقال ہو گیا.

## قابل غور امور:

- سکینہ کے تمام نکاح میں غالباً ان کے بھائی علی زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہ ان کے ولی رہے ہوں گے.
- آپ کے کثرت ازواج کی وجہ یہ بھی ہے کہ شادی کے کچھ عرصے بعد ہی دو شوہر قتل ہو گئے، تو ایک کا انتقال ہو گیا، اور ایک نے چند ماہ میں آپ کو طلاق دے دیا.
- غور کیجئے! سکینہ اور فاطمہ صغری دونوں کے اکثر شوہر یا تو صحابہ کے بیٹے ہیں یا ان کے پوتے، اور خاص طور پر عثمان، زبیر اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کے، جس سے یہ بات یقینی ہو جاتی ہے کہ ان کی آپسی محبت ان کی آنے والی نسلوں میں بھی برقرار رہی.

آل بیت اور صحابہ
محبت اور قرابت

مبرۃ الآل والأصحاب

# محمد الباقر رضی اللہ عنہ

## محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب

(ولادت سن ۵۶ھ –وفات سن ۱۱۴ھ)

### آپ کے مشائخ صحابہ

- جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما
- عبداللہ بن عباس ہاشمی رضی اللہ عنہما
- عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما
- أم سلمہ (ہند المخزومیہ) رضی اللہ عنہا
- ابوسعید خدری انصاری رضی اللہ عنہ
- انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ

### آپ کی ایک بیوی

أم فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

### آپ کی والدہ

أم عبداللہ بنت حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما

### آپ کا ایک قول

آپ سے تلوار کومزین اور آراستہ کرنے کی بابت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ ابو بکر صدیق نے اپنی تلوار کو مزیّن کیا تھا، آپ سے پوچھا گیا: آپ انھیں صدیق کہتے ہیں؟ یہ سن کر آپ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہوکر فرمایا : ہاں صدیق، ہاں صدیق، ہاں صدیق، اور جو آپ کو صدیق نہ کہے، اے اللہ تو دنیا اور آخرت میں اس کی کوئی بات سچ نہ کر.

کتب تسعہ میں آپ کی ۲۴۰ سے زائد روایات ہیں

### آپ کی تعریف

قابل حجت امام،اپنے زمانے میں بنوہاشم کے سردار، اپنی تبحر علمی کی بناء باقر کے نام سے مشہور


اہم مراجع

- الاصیلی از ابن طقطقی ص/۱۴۹
- تہذیب الکمال از حافظ مزی ۱۳۷/۲۶
- تذکرۃ الحفاظ از حافظ ذہبی ۱۲۴/۱
- عمدۃ الطالب از ابن عنبہ ص/۳۴۵
- سیر أعلام النبلاء از حافظ ذہبی ۴۰۲/۴
- کشف الغمۃ از اربلی ۳۶۰/۲



1/9/18 2:43 PM
in side al walashab.indd 42

# اٹھارہواں پوسٹر

## محمد الباقر رضی اللہ عنہ

آپ ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب المدنی ہیں، زین العابدین آپ کے والد ہیں، آپ کی ولادت سن ۵۶ھ میں ہوئی.

آپ کا لقب (باقر) آپ کی تبحر علمی پر دیا گیا.

آپ کے مشہور مشائخ اور اساتذہ میں ان چند صحابہ کا نام قابل ذکر ہے: جابر بن عبد اللہ انصاری، اُنس بن مالک، اُبو سعید خدری، عبد اللہ بن عمر بن خطاب، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم ، یہ اس بات کی واضح مثال ہے کہ آلِ رسول اور اصحابِ رسول کے مابین علمی اور ثقافتی روابط بھی برقرار تھے.

بلکہ حدیث کی اہم کتابوں میں امام باقر سے تقریبا (۲۴۴) احادیث مروی ہیں، اور یہ عدد کتب تفاسیر وغیرہ کے علاوہ ہے.

یہ بات پہلے ہی ذکر کی جاچکی ہے کہ امام باقر نے ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر سے نکاح کرتے ہوئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھرانے سے اپنا سسرالی رشتہ استوار کیا، اور ان سے امام جعفر الصادق پیدا ہوئے، اور آپ نے اپنے نانا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کو اپنایا، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرتے ہوئے ابو بکر صدیق کے گھرانے سے رشتے داری استوار کی تھی، اور آپ کے والد کے چچا حسن بن علی بن ابو طالب نے بھی حفصہ بنت عبد الرحمن بن ابو بکر صدیق سے نکاح کیا تھا، اور خود آپ کے بھتیجے اسحاق بن عبد اللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب نے بھی ابو بکر صدیق کے گھرانے سے شادی کی! واہ؛ ان کے درمیان کس قدر محبت، بھائی چارگی، رواداری اور وفاداری تھی!

اس پوسٹر کا اختتام ہم اربلی کی ایک روایت سے کرتے ہیں، جو امام باقر سے مروی ہے کہ آپ سے تلوار کو مزین اور آراستہ کرنے کی بابت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ ابو بکر صدیق نے اپنی تلوار کو مزیّن کیا تھا، راوی کہتے ہیں: میں نے سوال کیا: آپ انھیں صدیق کہتے ہیں؟ یہ سن کر آپ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر فرمایا: ہاں صدیق، ہاں صدیق، ہاں صدیق، اور جو آپ کو صدیق نہ کہے، اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں اس کی کوئی بات سچ نہ کرے! (کشف الغمہ: ۲/۳۶۰).

1/9/18 2:44 PM

مبرۃ الآل والاصحاب

# امام جعفر صادق

کتب حدیث میں آپ سے ۵۶۵ سے زائد روایات مروی ہیں (۱۷)

"اللہ کی قسم ہم تو اس کے بندے ہیں جس نے ہمیں پیدا کیا اور ہمیں چن لیا، ہم نہ ہی نفع کے مالک ہیں اور نہ ہی نقصان کے،اگر ہم پر رحم کیا جائے تویہ اس کی رحمت ہے، اور اگر ہمیں عذاب سے دوچار کیا جائے تو یہ ہمارے گناہوں کا نتیجہ ہے، اللہ کی قسم! ہمارے پاس نہ ہی کوئی براءت ہے اور نہ ہی کوئی حجت"(۱).

## آپ کے بعض اقوال

*تمہارے روبرو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میرا تعلق رسول اللہ ﷺ کی اولادسے ہے، لیکن اللہ کی بارگاہ میں میرے پاس کوئی حجت نہیں ہے، اگر میں اس کی اطاعت کروں تو وہ مجھ پر مہربان ہوگا اور اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو وہ مجھے سخت عذاب سے دوچار کرے گا(۷).

*اللہ کی قسم !ہم سے پوچھے جانے والے تمام سوالات کا ہمیں علم نہیں ہوتابلکہ ہمارے علاوہ بھی لوگ ہم سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں(۸).

*نیکی کیلئے تین امور ضروری ہیں، جلدی کرنا، کم سمجھنا، اور لوگوں سے چھپانا (۹).

*تقوی سے بہتر کوئی توشہ نہیں، خاموشی سے اچھی کوئی چیز نہیں،جہالت سے خطرناک کوئی دشمن نہیں، جھوٹ سے بڑی کوئی بیماری نہیں (۱۰).

## آپ کی ذریت میں عائشہ

*عائشہ بنت جعفر صادق(۱۱)

*عائشہ بنت موسی کاظم بن جعفر صادق(۱۲)

*عائشہ بنت علی رضا بن موسی کاظم(۱۳)

*عائشہ بنت جعفر بن موسی کاظم(۱۴)

*عائشہ بنت علی الہادی بن محمد الجواد(۱۵)

## آپ کے مشائخ حدیث (۱۶)




## آپ کی صحابہ کرام سے محبت

*آپؒ نے فرمایا: صحابہ کرام بارہ ہزار تھے:آٹھ ہزار مدینہ سے تھے، دوہزار مکہ سے تھے، اور دوہزار طلقاء (فتح مکہ کے آزاد کردہ)سے تھے، ان میں نہ ہی کوئی قدری تھا، نہ ہی مرجئی، نہ ہی حروری، نہ ہی معتزلی اور نہ ہی خوارشات کا پیچاری...(۲).

*فرمایا: جس طرح مجھے علیؓ کی شفاعت کی خواہش ہے اسی طرح مجھے ابو بکرؓ کی شفاعت کی خواہش بھی ہے، اور آپ نے مجھے دومرتبہ جنم دیا ہے(۳)

*فرمایا: (کیا کوئی اپنے دادا کو بھی برا بھلا کہتا ہے؟ابو بکر میرے دادا ہیں، اگر میں ان دونوں (ابو بکرؓ اور عمرؓ)سے محبت نہ کروں اور ان کے دشمنوں سے نفرت نہ رکھوں تو مجھے قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت نصیب نہیں ہوگی(۴)

* آپ سے ابو بکر اور عمر ؓ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: تم ان کے متعلق دریافت کررہے ہو جنہوں نے جنت کے پھل کھائے ہیں(۵)

*آپؒ نے فرمایا: اللہ اس سے بَری ہے جو ابو بکر اور عمر سے تبرا کرے (۶)

## مراجع


۱.تسدید الأصول از قمی (۷۶/۲)، بحارالأنوار از مجلسی(۲۸۹/۲۵)

۲.الخصال از قمی (۶۳۹/۲-۶۴۰)، بحارالأنوار از مجلسی (۳۰۵/۲۲)

۳.فضائل الصحابہ از دار قطنی (۵۷)، شرح اصول السنۃ از لالکائی (۱۳۸۰/۷)

۴.فضائل الصحابہ از احمد (۲۱۴/۱-۲۱۵)، فضائل الصحابہ از دارقطنی (۵۶)

۵.فضائل الصحابہ از دارقطنی (۹۶)، سیر اعلام النبلاء از ذہبی(۲۵۹/۶)

۶.السنۃ از عبد اللہ بن احمد (۵۵۷/۲)، فضائل الصحابہ از دار قطنی (۸۷)

۷.رجال الکشی (۲۹۹)، بحار الأنوار از مجلسی (۲۹۰/۲۵)

۸.تاریخ ابن ابی خیثمہ (۲۳۷)، شرح اصول الاعتقاد از لالکائی (۱۴۸۵/۸)

۹.حلیۃ الاولیاء از ابو نعیم (۱۹۸/۳)، شعب الایمان از بیہقی (۳۱۲/۱۵)

۱۰. حلیۃ الاولیاء از ابونعیم (۱۹۶/۳)، تاریخ الاسلام از ذہبی(۹۲/۷)

۱۱.نور الابصار از شبلنجی (۲۸۷)(جعفر صادق کی اولاد میں عائشہ)، اعلام النساء از کحالہ (۱۳۲/۳)

۱۲. کشف الغمہ (۲۹/۳) (موسی کاظم کی اولاد میں ، عمر ، حمزہ اور عائشہ)

۱۳. کشف الغمہ (۶۰/۳) (علی بن موسی کی اولاد میں عائشہ)

۱۴. المجدی (۳۰۱) (جعفر بن موسی کی اولاد میں عائشہ)

۱۵. الارشاد (۳۳۴) (عائشہ بنت علی الہادی)

۱۶. التاریخ الکبیر از بخاری(۱۹۸/۲)، الجرح والتعدیل از ابن ابی حاتم (۴۸۷/۲)، تہذیب الکمال از مزی (۲۷۷/۲)، سیر اعلام النبلاء از ذہبی (۲۵۵/۶)، تہذیب التہذیب از ابن حجر (۸۸/۷)

۱۷. کتب حدیث میں آپ سے مروی تعداد روایات کی تفصیل یوں ہے: صحیح مسلم (۲۳)، موطأ (۱۰)، مسند احمد (۳۶)، سنن ابوداؤد(۱۳)، سنن نسائی(۴۴)، سنن ترمذی(۲۰)، سنن ابن ماجہ(۱۹)، سنن دارمی(۷)،السنن الکبری از نسائی(۵۸)، صحیح ابن خزیمہ(۳۵)، صحیح ابن حبان(۲۰)، مستدرک حاکم(۴۵)، السنن الکبری از بیہقی(۱۷۹)، المعجم الکبیر از طبرانی(۵۶).


مبرۃ الآل والاصحاب فون: 2560203- فیکس: 2560346 پوسٹ بکس:12421 الشامیہ پوسٹل کوڈ:71655- کویت

www.almabarrah.net Email: almabarrah@gmail.com

in side al walashab.indd 44

# انیسواں پوسٹر

## امام جعفر صادق

**آپ کا نام ونسب:** آپ ابو عبداللہ جعفر صادق بن محمد بن باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابو طالب (رضی اللہ عنہم) ہیں.

آپ کا تعلق ساداتِ اہلِ بیت سے ہے اور آپ کا شمار کبار ائمہ میں ہوتا ہے، آپ کی صدق بیانی پر آپ کو (صادق) کے لقب سے نوازا گیا، اور آپ کے فضائل اس قدر مشہور ہیں کہ بیان کی حاجت ہی نہیں.

**ولادت:** آپ کی تاریخ پیدائش میں اختلاف پایا جاتا ہے، ایک قول یہ ہے کہ آپ سن ۸۰ھ میں پیدا ہوئے، اور دوسرا قول یہ ہے کہ آپ ۸ رمضان بروزِ منگل سن ۸۳ھ پیدا ہوئے.

**وفات:** آپ مدینہ منورہ میں شوال سن ۱۴۸ھ وفات پائے، اور مقبرۂ بقیع میں اپنے والد محمد باقر، اپنے دادا علی زین العابدین اور ان کے چچا حسن بن علی (رضی اللہ عنہم) کے پہلو میں دفن کئے گئے، واہ کتنے ہی اچھے اور اشرف مقام پر آپ کی قبر ہے!.

ہم نے اس سے قبل چھٹویں پوسٹر میں آپ کی والدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم کے حوالے سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کے نسبی تعلق کو واضح کیا تھا، لہذا اس پوسٹر میں اُن ہم عصر اہلِ علم کبار تابعین کے ساتھ آپ کے علمی تعلق کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن سے آپ نے علم سیکھا ہے اور حدیث روایت کی ہے، اس سے طلبِ علم اور روایتِ حدیث کی فضیلت کا بھی اندازہ ہوتا ہے. اس کے علاوہ صحابہ کرام اور خاص طور پر شیخین یعنی ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق آپ سے منقول تعریفی کلمات کو بھی اس پوسٹر میں جگہ دی گئی ہے، ساتھ ہی توحیدِ باری تعالی اور دعا کے سلسلے میں آپ سے مروی چند مشہور روایات کو بھی اس پوسٹر میں درج کیا گیا ہے.

جب میں نے آپ سے مروی روایات کا جائزہ لیا تو دیکھا کہ حدیث اور آثار کی کتابوں میں (۵۶۵) سے زائد آپ سے روایات مروی ہیں جس سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اہل سنن نے آپ سے مروی روایات اور احادیث کے ذکر کا خوب اہتمام کیا ہے.




1/9/18 2:44 PM
in side al al walashab.indd 46

# بیسواں پوسٹر

## جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ

اس پوسٹر میں اللہ کے نبی ﷺ کے نسب کو بیان کیا گیا ہے، اور ساتھ ہی جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ کا نسب آپ ﷺ کے نسب کے ساتھ جہاں ملتا ہے اسے بھی واضح کیا گیا ہے، ان صحابہ کے جنتی ہونے کے سلسلے میں کئی احادیث مروی ہیں، جس میں سے ایک حدیث یہ ہے جسے امام ابوداود نے اپنی سنن (جلد ۲/ کے صفحہ /۶۲۳) میں ذکر کیا ہے:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: دس اشخاص جنتی ہیں: نبی ﷺ جنتی ہیں، ابو بکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر بن عوام جنتی ہیں، سعد بن مالک جنتی ہیں، عبد الرحمن بن عوف جنتی ہیں، اور اگر میں چاہوں تو دسویں کا نام بھی ذکر کر دوں، تو لوگوں نے عرض کیا: وہ کون ہیں؟ آپ کچھ دیر خاموش رہے، پھر لوگوں نے سوال کیا: وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ سعید بن زید ہیں.

چند قابل غور امور یہ ہیں:

(۱) یہ نسب کے اعتبار سے آپ کے قریبی تھے، اور پہلے پہل ایمان لانے والے تھے.

(۲) ان تمام کے والد اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام ہیں، اور ان کے نبی اور ساتھی محمد ﷺ ہیں.

(۳) ان میں سے کسی کے نسب پر طعن کرنا خود آپ ﷺ کے نسب پر طعن کرنا ہے.

(۴) ان میں سے دو کا تعلق بنو زہرہ سے ہے (آپ ﷺ کے ماموں کا خاندان)، اور وہ سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما ہیں.

(۵) ابو بکر صدیق اور طلحہ رضی اللہ عنہما کا تعلق بنو تیم سے ہے.

(۶) اور ان میں سے دو صحابہ عمر بن خطاب اور سعید بن زید رضی اللہ عنہما کا تعلق بنو عدی سے ہے.

(۷) ان میں سے صرف ابو بکر صدیق کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان کے والد بھی مسلمان ہیں.

(۸) چاروں خلفائے راشدین اور شوریٰ کمیٹی کے چھ ممبران بھی ان ہی میں سے ہیں!

(۹) ان میں سب سے پہلے وفات پانے والے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، اور سب سے اخیر وفات پانے والے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں.

(۱۰) ان میں سے عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم نے شہادت پائی.

(۱۱) تمام کے تمام بدری صحابی ہیں (بنفس نفیس شریک ہوئے یا حکماً شریک ٹھہرائے گئے)، اور ان میں سے صرف عثمان رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب بیعت رضوان میں بھی شریک رہے، جبکہ بیعت رضوان کا سبب خود عثمان رضی اللہ عنہ کی ذات ہے.

مبرة الآل والأصحاب

آل بیت اور صحابہ

محبت اور قرابت

# امہات المؤمنین

## سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں




یہ نسب خاص طور پر تاریخ، تراجم اور سیرت کی تمام کتابوں میں موجود ہے، ان میں سے صرف جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے متعلق اختلاف ہے کہ آپ کا تعلق قحطان سے ہے یا قمعہ بن الیاس بن مضر بن عدنان سے ہے، نسب کے ماہرین کی اکثریت پہلی رائے رکھتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء

باپ اور اولاد کا تعلق

نسبی جد امجد کا تعلق


مبرۃ الآل والاصحاب فون: 2560203- فیکس: 2560346 پوسٹ بکس:12421 الشامیہ پوسٹل کوڈ:71655- کویت

www.almabarrah.net Email: almabarrah@gmail.com



1/9/18 2:44 PM

in side al al walashab.indd 48

# اکیسواں پوسٹر

## امہات المؤمنین

سید المرسلین ﷺ کی بیویاں

اس پوسٹر میں آپ کو اللہ کے نبی ﷺ اور ازواج مطہرات (رضی اللہ عنھن) کے نسب کا محل اتفاق نظر آئے گا، اس میں گیارہ امہات المومنین کا تذکرہ آپ ﷺ کے ساتھ نسبی قرابت کے اعتبار سے کیا گیا ہے، اُمہات المؤمنین کی سیرت کے مطالعے سے یہ چند امور ہمارے سامنے آتے ہیں:

(۱) جویریہ بنت حارث مصطلقیہ کا تعلق آپ کے نسب سے نہیں ہے، کیونکہ راجح قول کے مطابق آپ قحطان سے تعلق رکھتی ہیں، اور اسی طرح صفیہ بنت حیی بن اخطب کا تعلق بھی آپ کے نسب سے نہیں ہے، کیونکہ آپ اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کی نسل سے ہیں.

(۲) دنیا جہاں کی عورتوں کی سردار خدیجہ بنت خویلد اور زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما کے سوا تمام ازواج مطہرات کا انتقال آپ ﷺ کے بعد ہوا.

(۳) تمام ازواج مطہرات بقیع میں مدفون ہیں، صرف خدیجہ رضی اللہ عنہا مکہ کے قبرستان حجون میں اور میمونہ رضی اللہ عنہا مقام سرف میں مدفون ہیں.

(۴) آپ ﷺ کے بعد سب سے پہلے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے سن ۲۰ھ میں وفات پائی. زینب بنت جحش اپنی والدہ امیمہ بنت عبد المطلب (آپ ﷺ کی پھوپھی) کی جانب سے بھی آپ ﷺ کے ساتھ اپنا نسبی تعلق رکھتی ہیں.

(۵) عائشہ رضی اللہ عنہا سے (۲۲۱۰)، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے (۳۷۸)، میمونہ رضی اللہ عنہا سے (۷۶)، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے (۶۵)، حفصہ رضی اللہ عنہا سے (۶۰)، زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے (۱۱)، صفیہ رضی اللہ عنہا سے (۱۰)، جویریہ رضی اللہ عنہا سے (۷) اور سودہ رضی اللہ عنہا سے (۵) احادیث مروی ہیں.

(۶) تمام ازواج مطہرات میں صرف عائشہ رضی اللہ عنہا ہی آپ ﷺ سے نکاح کے وقت کنواری تھیں.

(۷) ان میں سب سے اخیر وفات پانے والی ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں، آپ کا انتقال سن ۶۱ھ میں ہوا.

(۸) سب سے اخیر نکاح آپ ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سن ۷ھ میں کیا.

یہ اُمہات المؤمنین ازواج مطہرات کا نسب ہے، جس کی قدر و قیمت آپ ﷺ کی زوجیت میں ہوتے ہوئے آپ کے نسب سے مل کر اور دوبالا ہو جاتی ہے.


آل بیت اور صحابہ باہم
رشتے دار اور دوست
صحبت اور قرابت دونوں شرف پانے والے
مبرۃ الآل والأصحاب
محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عبد اللہ
آمنہ
قاسم
زینب
رقیہ
ام کلثوم
فاطمۃ
ابراھیم
عبد المطلب
ھاشم
عبد مناف
قصی
کلاب
مرۃ
کعب
لؤی
غالب
فھر (قریش)
مالک
نضر
کنانۃ
خزیمۃ
مدرکۃ
الیاس
مضر
نزار
معد
عدنان
إسماعیل (علیہ السلام)
إبراھیم (علیہ السلام)
عبد اللہ
أبو طالب
عبد العزی (أبو لھب)
عبد شمس
نوفل
أسد
عبد مناف
عبد الدار
زھرۃ
تیم
مخزوم
عدی
جمح
سھم
عامر
الحارث
محارب
فھر
أسد
عبد العزی
عبد
قصی
زھرۃ
عبد مناف
ھاشم
عبد المطلب
الحارث
الزبیر
حمزۃ
العباس
أبو سفیان
حرب
أمیۃ
أبو العاص
العاص
أبو لھب
عتبۃ
معتب
عتیبۃ
عتیبۃ
أبو سلمۃ
عبد اللہ
عبد الأسد
الأرقم
عثمان
طلحۃ
الزبیر
عبد اللہ
عبد الرحمن
سعد
سعید
أبو وقاص
أبو سرح
أبو العاص
عبد اللہ
عبد الرحمن
عبد اللہ
عبد اللہ
عبد اللہ

# بائیسواں پوسٹر

## صحبت اور قرابت دونوں شرف پانے والے

قارئین کرام آپ کے سامنے سو سے زائد یہ ان مبارک ہستیوں کے نام ہیں جنھیں آپ ﷺ کی قرابت داری اور صحبت دونوں کا شرف حاصل ہوا.

یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں جن کو نسب کے اعتبار سے آپ ﷺ کی قرابت حاصل ہوئی، تو آپ کی زندگی میں آپ پر ایمان لاتے ہوئے آپ کی اتباع کرنے کی بدولت ان کو صحابی ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا.

محترم قارئین! آپ کو یہ بات معلوم ہی ہوگی کہ نسب کے اعتبار سے نبی ﷺ کی قرابت خود ایک فضیلت اور شرف ہے، اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے دادا ہاشم کی نسل سے ہیں اور جن پر صدقہ حرام ہے، اور ان کے ساتھ آپ ﷺ کی بیویاں؛ أمہات المؤمنین بھی ان میں شامل ہیں.

ان مبارک ہستیوں سے ہماری محبت کا تقاضہ ہے کہ ہم ان کے نام ذکر کریں، ان سے رضامندی کا اظہار کریں، اور ان کی قدر ومنزلت کو جانیں.

یہ وہ شخصیات ہیں جن پر صحابی کی تعریف بھی مکمل منطبق ہوتی ہے، یعنی یہ وہ ہستیاں ہیں جن کی آپ سے بحالت ایمان ملاقات ہوئی ہے اور ایمان ہی پر ان کی وفات بھی ہوئی ہے.

ہم نے اس پوسٹر میں آپ ﷺ کی بیٹیوں، بیویوں، پھوپھیوں اور فرزندان کو قدرے ممیز کیا ہے، ساتھ ہی مرد اور خواتین میں بھی ہم نے تمیز رکھی ہے، اور مختلف فیہ اور یقینی طور پر ثابت ناموں میں بھی ہم نے فرق رکھا ہے.

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلائے اور ان کے ساتھ ہی ہمیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے. (آمین)

1/9/18 2:44 PM

مبرّة الآل والأصحاب

آل بیت اور صحابہ کی باہمی

محبت اور قرابت

# حفصہ بنت محمد (دیباج)

## خلفائے راشدین، اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کی پوتی او ر نواسی

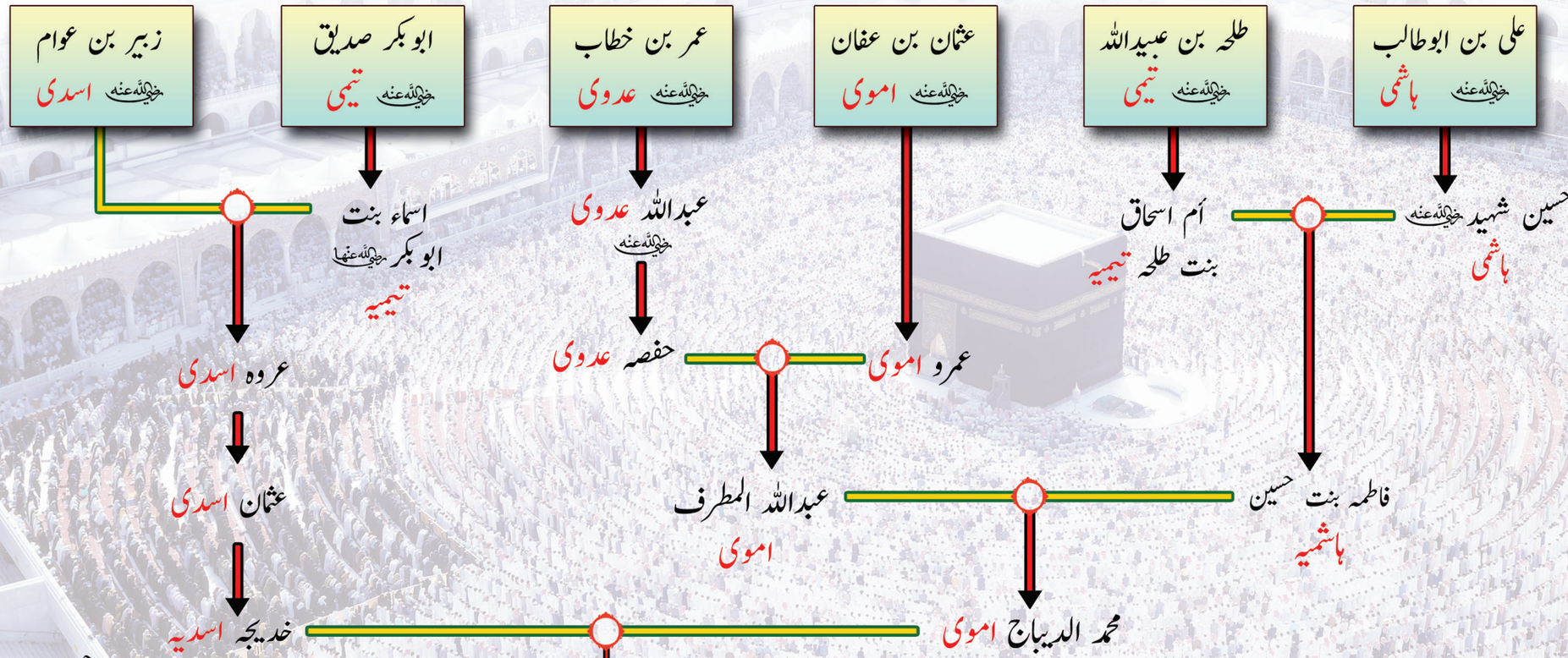


اس نقشے سے آل رسول اور اصحاب رسول ﷺ کے درمیان پائی جانے والی نسبی اور سسرالی رشتے داری واضح ہوتی ہے،اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حفصہ بنت محمد(الدیباج)، ابو بکر صدیق، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابوطالب، طلحہ بن عبید اللہ، اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کی پوتی یا نواسی ہیں، یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آل رسول اور اصحاب رسول ﷺ کے آپسی تعلقات نہایت ہی خوشگوار

حفصہ کے جنتی دادا اور نانا — ازدواجی رشتہ — باپ اور اولاد کا تعلق


مراجع

- المحبر از ابن حبیب ۴۰۴/۱
- المدهش از ابن جوزی ص/۶۹
- الجوهرة فی نسب النبی والعشرة از بری ۲۷۳/۱
- المعارف از ابن قتیبہ ص/۲۰۰
- شرح نہج البلاغۃ از ابن ابی الحدید ۲۶۶/۱۵


in side al walashab.indd 52

# تیئسواں پوسٹر

خلفائے راشدین، اور طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہم کی پوتی اور نواسی

## حفصہ بنت محمد الدیباج

تقریبا ڈیڑھ سو سال (۱۵۰) کے طویل عرصے کے بعد بھی آل رسول اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوتوں کے درمیان اچھے تعلقات برقرار تھے، جس کی دلیل آپ کے سامنے موجود یہ پوسٹر ہے!

یہ انصاف پسند امام اور ہدایت یافتہ خلیفہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پوتے عبداللہ المطرف کی پوتی حفصہ الدیباج ہیں.

یہ وہ خاتون ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم نے جنم دیا ہے!

آپ کی والدہ، خدیجہ بنت عثمان بن عروۃ بن (زبیر) ہیں.

اور عروہ بن زبیر کی والدہ، اسماء بنت (ابو بکر صدیق) ہیں.

آپ کے والد محمد (الدیباج) کی والدہ، فاطمہ بنت حسین بن (علی) ہیں.

فاطمہ بنت حسین کی والدہ، ام اسحاق بنت (طلحہ) بن عبید اللہ ہیں.

اور عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان کی والدہ، حفصہ بنت عبداللہ بن (عمر) بن خطاب ہیں، اور آپ ہی کو (زینب بنت عبداللہ بن عمر بن خطاب) بھی کہا جاتا ہے.

قارئین کرام آپ نے خود غور کیا ہوگا کہ ان کے درمیان کس قدر اجتماعیت پائی جاتی تھی؟

اور یہ بھی غور کیا ہوگا کہ آل رسول اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد جھوٹے پروپیگنڈوں اور اختلافات سے کس قدر بالاتر تھی؟




1/9/18 2:44 PM
in side al al walashab.indd 54

# چوبیسواں پوسٹر

## خلفائے راشدین ﷺ کے آخری دور خلافت تک کی اسلامی فتوحات

خلافت راشدہ کے تیس برس کے قلیل عرصے میں اسلامی فتوحات کا جو وسیع سلسلہ جاری تھا وہ اس نقشے سے واضح ہوتا ہے، جتنے بھی ملک فتح ہوئے وہاں کے باشندوں نے اسلام اور زبان دونوں قبول کر لئے، اور خود لشکر میں بھی شمولیت اختیار کر لی، یعنی آل بیت اور صحابہ نے لوگوں کے علاقوں سے پہلے ان کے دلوں کو فتح کر لیا.

ذرا آپ اس وقت کے وسائل حمل و نقل، ان کے جنگی ساز و سامان اور اسلحہ کا اندازہ لگائیں، اور اسی کے ساتھ ان کی وسیع فتوحات کو دیکھیں یقیناً آپ کو آل بیت اور صحابہ کی شجاعت اور ان کے اخلاص کا پتہ چلے گا اور ان کے حق میں الٰہی نصرت و تائید کا بھی آپ کو اندازہ ہو گا، اللہ رب العزت نے سچ فرمایا ہے: ﴿إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾ (اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا).

(سورہ محمد آیت/۷)

اسی طرح اس نقشے میں آپ کو کئی سپہ سالار صحابہ نظر آئیں گے جنہوں نے تبلیغ دین اور اقامت شرع متین کی خاطر زمین کے مشرق و مغرب کو سر کیا.

اہل بیت کی یہ ایک مثال ہے جس سے آپ کو دین کی خاطر ان کے مختلف ممالک میں پھیل جانے کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا. ابن عبد البر اندلسی لکھتے ہیں:

کہا جاتا ہے کہ عباس بن عبد المطلب ﷺ کے بیٹوں کی قبریں جتنی دور دور ہیں اتنی شاید ہی کسی اور کی ہوں، ان کی والدہ اُم الفضل نے تمام کو ایک ہی گھر میں جنم دیا، لیکن فضل اجنادین میں شہید ہوئے تو معبد اور عبد الرحمن افریقہ میں انتقال فرمائے، اور عبد اللہ طائف میں، عبید اللہ یمن میں، قثم سمرقند میں اور کثیر ینبوع میں وفات پائے. (الاستیعاب: ۵۹/۱).

اس نقشے کے ذریعے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ حسن، حسین، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر، اور عبداللہ بن عمرو بن العاص ﷺ نے مشرق کی جانب جرجان اور طمیسہ کی فتح میں حصہ لیا تو مغرب کی جانب افریقہ اور سبیطلہ کی فتح میں بھی وہ شریک رہے.

www.sirat-e-mustaqeem.net / Email: sirat@sirat-e-mustaqeem.net / Website: www.sirat-e-mustaqeem.net

in side al al walashab.indd 56 1/9/18 2:44 PM

# فہرست


- مقدمہ ..... ۷
- نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کے مابین رشتے داریاں ..... ۹
- سب سے عظیم انسان محمد ﷺ کی بیٹیاں (رضی اللہ عنہن) ..... ۱۱
- علی بن ابوطالب اور فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہما کی مبارک شادی ..... ۱۳
- چند نام جو علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کو پسند تھے ..... ۱۵
- آل نبی ﷺ اور آل صدیق رضی اللہ عنہم کے مابین رشتے داریاں ..... ۱۷
- ابو بکر نے مجھے دو مرتبہ جنم دیا ..... ۱۹
- آل نبی ﷺ اور آل عمر رضی اللہ عنہم کے مابین رشتے داریاں ..... ۲۱
- میں دو خلیفہ کا بیٹا ہوں ..... ۲۳
- عثمان رضی اللہ عنہ نبوی گھرانے میں ..... ۲۵
- حسن بن علی رضی اللہ عنہما ..... ۲۷
- حسین بن علی رضی اللہ عنہما ..... ۲۹
- آل نبی ﷺ اور آل عثمان رضی اللہ عنہم کے مابین رشتے داریاں ..... ۳۱
- آل نبی ﷺ اور ان کے چچازاد بھائیوں کے درمیان رشتے داریاں ..... ۳۳
- زبیر رضی اللہ عنہ نبوی گھرانے میں ..... ۳۵
- آل علی اور آل زبیر رضی اللہ عنہم کے مابین رشتے داریاں ..... ۳۷
- آل علی اور آل طلحہ رضی اللہ عنہم کے مابین رشتے داریاں ..... ۳۹
- حسین بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہم کے داماد صحابہ کی اولاد سے ..... ۴۱
- محمد باقر رضی اللہ عنہ ..... ۴۳
- امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ..... ۴۵
- جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) ..... ۴۷
- امہات المؤمنین، سید المرسلین ﷺ کی بیویاں (رضی اللہ عنہن اجمعین) ..... ۴۹
- صحبت اور قرابت دونوں شرف پانے والے ..... ۵۱
- خلفائے راشدین اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کی پوتی اور نواسی حفصہ بنت محمد الدیباج ..... ۵۳
- خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے آخری عہد خلافت تک کی اسلامی فتوحات ..... ۵۵


in side al al walashab.indd 57 1/9/18 2:44 PM

in side al al walashab.indd 58 1/9/18 2:44 PM

in side al al walashab.indd 59 1/9/18 2:44 PM




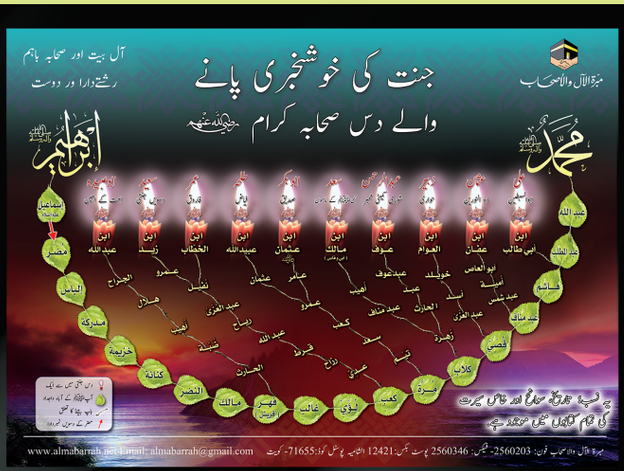


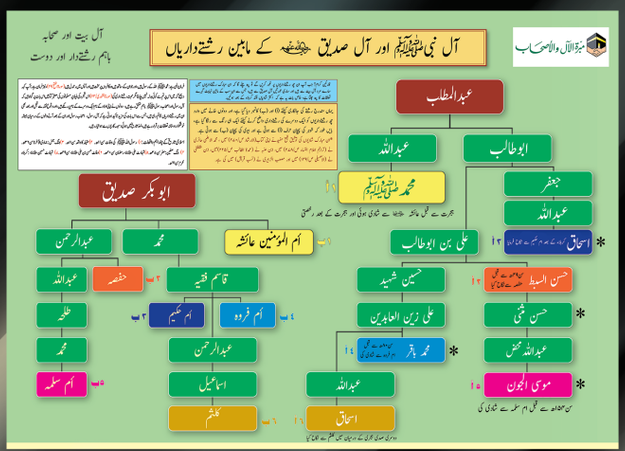


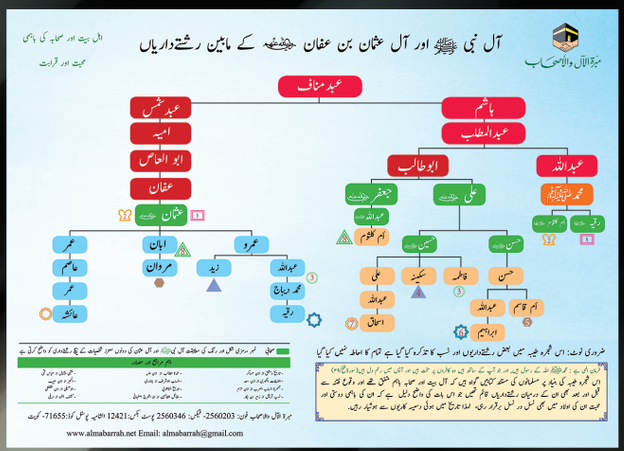












فون: ۲۵۶۰۲۰۳ — ۲۵۵۲۳۴۰ — فیکس: ۲۵۶۰۳۴۶

پوسٹ بکس: ۱۲۴۲۱ ، الشامیہ - کوڈ نمبر ۷۱۶۵۵ - کویت

www.almabarrah.net E-mail:

almabarrah@gmail.com

almabarrah


in side al al walashab.indd 60 1/9/18 2:44 PM